اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ

قادیان

ماہنامہ مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

احسان، وفا
1389 ہش

جون، جولائی
2010ء

خوں شہیدانِ اُمّت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائیگا

ہر شہادت تیرے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائیگی پھول پھل جائیگی

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)

پھر شہیدوں کے لہو سے داستاں لکھی گئی

(سانحہ ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو)

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد

پھر شہیدوں کے لہو سے داستاں ، لکھی گئی
ہر ورق جس کا ہے عرشی خونچکاں ، لکھی گئی

دوپہر تھی کربلا ، شامِ غریباں شام تھی
مسجدوں سے جو اٹھی آہ و فغاں ، لکھی گئی

گونج اٹھے گھر خدا کے گولیوں کے شور سے
پر ہوئی جو رب سے سرگوشی وہاں ، لکھی گئی

کلمہ پڑھتے اور جاں دیتے رہے چھوٹے بڑے
سر فروشی ان کی مثلِ عاشقاں ، لکھی گئی

جب نمازوں پر ہوا پہروں وہ رقصِ بسملاں
مر گئے جو ان کی عمرِ جاوداں ، لکھی گئی

جو لہو اغیار کی نظروں میں سستا تھا بہت
آسماں پر بوند بھی اس کی گراں لکھی گئی

دل تو زخمی تھے ہمارے ، جسم بھی زخمی ہوئے
جرات و ہمت مگر مثلِ چٹاں لکھی گئی

وارثِ ہابیل ہم ، تم وارثِ قابیل ہو
ہر سعی تمہاری کارِ رائیگاں ، لکھی گئی

جن کا جینا اس زمیں پر تم نے مشکل کر دیا
نام ان کے آسماں پر کہکشاں ، لکھی گئی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

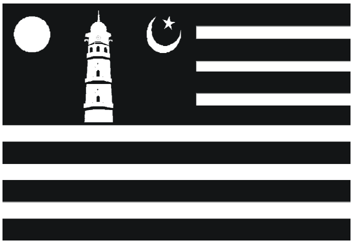

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 29۔احسان، وفا 1389ہش جون، جولائی 2010ء شمارہ 6، 7

نگران: محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت: طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے۔طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن و سرورق ڈیزائن: تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : منصور احمد

دفتری امور : عبد الرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدلِ اشتراک
اندرون ملک 150 روپے بیرون ملک :40امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیا پاشیاں

★ آیات القرآن 2
★ من کلام الامام المہدی علیہ السلام 3
★ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4
★ اداریہ 5
★ نظم 6
★ خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کے قبولیت دُعا کے چند واقعات 7
★ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت قرآن 14
★ آریہ فرقہ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم پیشگوئی اور اسکا ظہور 18
★ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات سے عالمی دہشت گردی کا خاتمہ 21
★ مولانا ابوالکلام آزاد اور حکیم الامّت 24
★ حکایاتِ سعدی 27
★ لیموں کے فوائد 28
★ شادی بیاہ کی رسموں کی تقریبات کے بارے میں سیدنا حضور انور کا تازہ ارشاد 29
★ شجرکاری کے فوائد 30
★ جلسہ ہائے یومِ مسیح موعودؑ 32
★ ملکی رپورٹیں 33
★ وصایا 20962 تا 20990 36
★ The Khalifa is appointed by God (part 2) 48

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۷﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۸﴾ (سورۃ الزمر آیات 33 تا 38)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے، کیا جہنم میں کافروں کے لئے ٹھکانہ نہیں ہے اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور وہ جو سچائی کی تصدیق کرے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور وہ کچھ ہوگا۔ جو وہ چاہیں گے۔ یہ ہوگی حسن عمل کرنے والوں کی جزا تا کہ جو بدترین اعمال انہوں نے کئے ان کے اثرات اللہ ان سے دور کر دے اور جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے ان کے مطابق انہیں اُن کا اجر عطا کرے۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں اور وہ تجھے ڈراتے ہیں، ان سے جو اُس کے سوا ہیں اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ کامل غلبے والا اور انتقام لینے والا نہیں ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

شیطان اپنے تمام ھتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ھورھا ھے

سلسلہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 16۔جدید ایڈیشن)

آپؑ فرماتے ہیں کہ:''اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔اس کے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔لعنتیں سنے گا۔مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گا۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 16۔جدید ایڈیشن)

اس بارہ میں ہمیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اغراض نفسانی شرک ہوتے ہیں۔وہ قلب پر حجاب لاتے ہیں۔اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتے ہیں۔ ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کر کے خالص توحید پر قدم مارے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 286 حاشیہ۔جدید ایڈیشن)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اس غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے''۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 83۔جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا:

''خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔پس ہمیں صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 402۔جدید ایڈیشن)

اور صدق کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''جب عام طور پر انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 243۔جدید ایڈیشن)

از افا ضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے

''پس جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اس فوج میں داخل ہوئے ہیں جو اس زمانے کے امام نے بنائی۔ اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت مانگتے ہوئے ہمیشہ اور ہر وقت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔ آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ان شیطانی اور طاغوتی قوتوں کو شکست دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ لیکن ایک بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ بیرونی شیطان کو شکست دینے کے لئے جو اندرونی شیطان ہے اس کو بھی زیر کرنا ہوگا۔ کیونکہ ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔''

نیز فرماتے ہیں:

''پس آج کل جبکہ دنیا کی بے حیائیاں عروج پر ہیں۔ نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے اور نہ ہی حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔ فتنہ وفساد ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔ مسلمان، مسلمان کی گردن خدا کے نام پر کاٹ رہا ہے، مذہب کے نام پر کاٹ رہا ہے۔ ایک طرف سے یہ نعرہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام کے نام پر جو مملکت ہم نے حاصل کی ہے وہاں خدا تعالیٰ کے دین کی حکومت قائم کی جائے گی اور دوسری طرف مذہب کے نام پر، اپنی ذاتی اغراض کی خاطر، کلمہ گوؤں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے۔ اور آج دنیا میں پاکستان کا تصور ظلم و بربریت کے ایک خوفناک نمونہ کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر بھی رحم کرے جس کی خاطر جماعت نے بہت قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ اس بات کو ہر پاکستانی احمدی کو یاد رکھنا چاہئے۔ پس آج اگر اس ملک کو کوئی بچا سکتا ہے تو اس فسق و فجور اور فساد اور ظلم کے سمندر میں صرف ایک کشتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار کی ہے اور جس پر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سوار ہیں۔

پس ایک خاص کوشش کے ساتھ اپنے آپ کو بھی ہمیں اس کا اہل بنانے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنے ہم قوموں کے لئے خاص دعا کی ضرورت ہے کہ وہ عقل سے کام لیں اور اپنے نام نہاد راہنماؤں کے پیچھے چل کر اپنی زندگیوں اور ملک کی زندگیوں کو داؤ پر نہ لگائیں۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6 مارچ 2009ء شائع شدہ الفضل انٹرنیشنل 27 / مارچ 2009ء تا 02 / اپریل 2009ء)

اداریہ:

یہ خوں کے قطرے حساب مانگیں گے تم سے ....

۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام ہوا کہ

''لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی''

حضورؑ فرماتے ہیں کہ: ''اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیج کر پچھوایا بھی تھا کہ وہاں کے دوستوں کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا کہ یہ چند دن بعد پورا ہوگا۔'' (تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ ۶۱۱)

یہ الہام بیشک اور طرح سے بھی پورا ہو چکا ہو لیکن مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو لاہور پاکستان میں ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں دہشت گردوں کی جانب سے دو احمدی مساجد پر جو سفّا کانہ اور ظالمانہ کاروائی ہوئی جس کے نتیجہ میں سو کے آس پاس افراد شہید ہوئے اور قریب دو سو افراد زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کے ذریعہ بھی یہ الہام پورا ہوا۔ اس المناک واقعہ سے جہاں ان شہیدوں اور زخمیوں کے ہزاروں رشتہ داروں کے گھر ماتم کدوں میں تبدیل ہو گئے وہیں تمام دنیا میں بسنے والے احمدیوں کے دل خون کے آنسو روئے۔ اور بقول مکرم جمیل الرحمان صاحب ؎

گذارے تھے سجدے جہاں اب لہو ہے
یہ منظر ہی ایمان کی آبرو ہے
لہو ہے لہو ہے لہو ہی لہو ہے
بہت گرم و تازہ بہت سرخرو ہے
ذرا ظالمو اس کو چھو کر تو دیکھو

اس دہشت گردانہ کاروائی میں پہلی بار احمدی افراد کو شہید نہیں کیا گیا بلکہ معصوم احمدیوں کا خون پچھلے ایک سو سال سے زائد عرصہ سے بہایا جا رہا ہے اور اب تک ہزاروں افرادِ جماعت نے شہادت کے جام نوش کئے ہیں۔ اسلام احمدیت کے لئے قربانیاں پیش کرنے سے احمدی افراد نہ پہلے کبھی گھبرائے ہیں اور نہ ان شاء اللہ آئندہ کبھی گھبرائیں گے۔ ہمیں یقین راسخ ہے کہ وہ تمام احمدی جو اس مجرمانہ اور ظالمانہ کاروائی میں شہید ہوئے اُن کو کروٹ کروٹ جنّت نصیب ہوگی اور اُن پر قُرآن کی یہ آیت صادق آتی ہیکہ:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ (البقرہ:155)

یعنی اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں اُن کو مردے مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

پس ہمارا ایمان ہمیں کہتا ہے کہ یہ تمام شہید احمدی باوجود ہم سے جدا ہونے کے اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ابدالآباد تک زندہ جاوید رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور انسانی فرض کے ناطے ہم ان شہیدوں کے خاندانوں اور رشتہ داروں کی خدمت میں اظہارِ تعزیت اور افسوس بھی کرتے ہیں اور اس بات کو یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس واقعہ میں جتنا خوں بہایا گیا اُس خون کا ایک ایک قطرہ حساب مانگے گا۔ کیونکہ شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ ہر شہادت یقیناً دیکھتے ہی دیکھتے رنگ لائے گی اور ایک شہید کے بدلے ہزاروں سعید روحیں ان شاء اللہ احمدیت کی آغوش میں آئیں گی اور باغِ احمدیت لہلہاتا اور پھلتا پھولتا رہیگا۔ اس کے درخت تازہ بتازہ پھلوں سے ان شاء اللہ لدے رہیں گے۔ اس کی شاخیں ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیں گی

باقی صفحہ 26 پر

روشنی کی کرن

(جامعہ احمدیہ کے واقفِ زندگی طلباء کے نام)

رقم کر رہا ہوں عزیزانِ من
تمہارے لئے چند حرفِ سخن

گھروں سے تم آئے خدا کے لئے
کیا وقف تم نے یہ تن اور من

ہے پیشِ نظر بس خدا کی رضا
اسی بات کی ہے دلوں میں لگن

ہو سرشار تم خدمتِ دین سے
نہیں ہے کوئی اس سے بہتر چلن

فرشتوں کا سایا ہے سر پر مدام
ہو عزمِ جواں ، سر پہ باندھے کفن

دعائیں خلیفہ کی ہر دم نصیب
نہیں اس سے بڑھ کر کوئی اور دھن

منادی ہو دینِ محمد کے تم
رہو ہر جگہ ، ہر زماں نعرہ زن

مسیح محمد کے جاں باز ہو
فدا کر دو اس راہ میں جان و تن

ہو معمار دنیائے فردا کے تم
مٹا ڈالو ظلمت کے نقشِ کہن

مسیحا ہو تم عصر بیمار کے
اندھیروں میں ہو روشنی کی کرن

تمہی سے ملے گی نئی زندگی
ہے واسطہ تم سے بہارِ چمن

تم آگے بڑھو راہ پر تیز تر
یقیں سے رہو ہر گھڑی گامزن

بڑھو اپنی قامت میں اس شان سے
بڑھیں جیسے باغوں میں سرو سمن

دعاؤں سے معمور ہو ہر گھڑی
ہو رب کا کرم تم پہ سایہ فگن

(عطاء المجیب راشد)

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبولیتِ دُعا کے چند واقعات

(قسط دوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے قبولیّت دُعا کے نشانات

مکرم سلطان محمود انور صاحب لکھتے ہیں:۔

"1972-73ء میں جب کہ خاکسار کراچی میں بطور مربی متعین تھا میرا چھوٹا بیٹا عزیزم سلمان محمود بعمر ڈیڑھ سال سخت بیمار پڑ گیا۔اور محترمہ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ (اللہ تعالیٰ موصوفہ کی مغفرت فرمائے اور بے شمار اجر عطا کرے آمین) کے زیر علاج تھا۔جب بیماری میں زیادہ شدت آ گئی تو موصوفہ نے اپنے گھر والے کلینک میں بچے کو admit کر لیا اور بڑی توجہ سے علاج جاری رکھا مگر حالت دن بہ دن خراب ہوتی گئی۔ایک روز بعد نماز مغرب خاکسار کو ٹیلیفون پر ڈاکٹر صاحبہ موصوفہ نے بتایا کہ بچے کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔میں پوری کوشش کر چکی ہوں مگر صحت ہوتی نظر نہیں آتی اس طرح موصوفہ نے پوری مایوسی کا اظہار کر دیا۔یہ سن کر خاکسار نے کراچی سے ربوہ اپنے پیارے آقا کی خدمت میں ٹیلیفون کال بک کرائی تا کہ دعا کے لئے درخواست کروں ان دنوں کال ملنے کے لئے انتظار گھنٹوں کرنی پڑتی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک پانچ منٹ میں کال مل گئی اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اَعْلَی اللّٰہُ مَثْوَاھَا نے فون اٹھایا اور بتایا کہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) تو اس وقت عشا کی نماز کے لئے مسجد میں ہیں آپ پیغام دے دیں۔خاکسار نے بچے کی حالت کا ذکر کر کے دعا کی درخواست حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے عرض کیا اسی دوران حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) تشریف لے آئے تو حضرت بیگم صاحبہ نے مجھے فرمایا کہ انتظار کریں میں ابھی حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں عرض کئے دیتی ہوں۔

چنانچہ آپ، حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں عرض کرنے کے بعد مجھے فون پر بتا رہی تھیں کہ اسی دوران پیارے آقا (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) خود ٹیلیفون کے نزدیک تشریف لے آئے اور خاکسار سے براہِ راست بچے کی بیماری اور علاج کی ساری تفصیل سن کر فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا آپ فکر نہ کریں بچہ صحت یاب ہو جائے گا گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں۔" اپنے محسن اور شفیق آقا سے تسلی پا کر خاکسار اسی وقت کلینک پہنچا۔ڈاکٹر صاحبہ نے بچے کی حالت دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ اب بچہ ایسی حالت کو پہنچ چکا ہے کہ علاج جاری رکھنا ممکن نہیں رہا میں نے ڈاکٹر صاحبہ کو اپنے آقا (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی دُعا اور تسلی آمیز یقین دہانی کا ذکر کیا تو موصوفہ جیسے خوشی سے اُچھل پڑیں کیونکہ موصوفہ خود بھی نہایت دُعا گو احمدی خاتون تھیں۔ جب کمرے میں جا کر بچہ کی حالت دیکھی تو وہ ایسی حالت میں تھا کہ بڑی ہی کمزور نبض کی معمولی حرکت جاری تھی مگر جسم کی رطوبت ختم ہو کر جسم میں کوئی لوچ نہ تھی بلکہ سارا جسم سخت اکڑ چکا تھا اور بچہ چند لمحوں کا مہمان نظر آتا تھا۔ بہرحال سوائے دعا کے کوئی چارہ نہ تھا اور ایسی حالت میں دعاؤں میں سخت رِقت تھی۔اچانک بچے کی آنکھوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی اور اس کے ساتھ ہی تدریجاً اُمید کی صورت بڑھنے لگی۔کچھ وقفہ کے بعد بچہ نے دُودھ بھی پی لیا اور ٹمپریچر نارمل کی طرف بڑھنے لگا اور چہرہ پر کچھ تازگی آ گئی۔رات سکون سے گزری اور صبح جب ڈاکٹر صاحبہ نے بچہ کا معائنہ کیا تو ان کی رپورٹ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچہ معجزانہ طور پر بیماری کی گرفت سے پوری طرح نکل کر نارمل حالت پہ آ گیا ہے اور سوائے کمزوری کے کوئی رَمق بیماری کی باقی نہیں رہی۔تب ڈاکٹر صاحبہ نے بیماری کی صحیح کیفیت بھی بتا دی کہ بچہ بیک وقت سرسام اور گردن توڑ بخار سے بیمار رہا تھا اور DEHYDRATION سے رَگیں تک سوکھ گئی تھیں اور سوائے دعا کے اعجاز کے صحت کی کوئی صورت ہرگز ممکن نہ تھی۔"

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر اپریل، مئی 1983ء۔صفحہ 239,238)

مکرم سعید احمد سعید صاحب چاہ بوہڑ والا ملتان لکھتے ہیں:

''خاکسار 1957ء تا 1959ء تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیرِ تعلیم رہا ہے اُن دنوں خاکسار کو اعصابی دورے پڑتے تھے۔ بعض لوگ اس کو مرگی کا دورہ بھی کہتے تھے۔ مہینہ میں کئی بار دورہ پڑتا تھا اور اکثر اوقات کئی کئی گھنٹے بے ہوش رہتا تھا۔ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) اس وقت کالج کے پرنسپل تھے۔ ایک دن خاکسار کو بہت ہی سخت قسم کا دورہ پڑا۔ کافی دیر تک ہوش نہیں آ رہا تھا۔ سارا فضل عمر ہوسٹل پریشان تھا آخر کار حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کو کوٹھی پر اطلاع دی گئی کہ سعید احمد ہوسٹل میں دورہ پڑنے سے بے ہوش ہو گیا ہے۔ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) اسی وقت ہوسٹل میں تشریف لائے اور میری چارپائی پر تشریف فرما ہوئے پھر کھڑے ہو کر اجتماعی لمبی دعا کی جونہی حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے دعا ختم کی خاکسار کو ہوش آ گیا۔ آنکھیں کھولیں تو عجیب نظارہ دیکھا کہ حضور محبت اور شفقت سے میرے پاؤں اور ٹانگیں دبا رہے تھے۔ میں نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) سے درخواست کی کہ حضور مجھے شرمندہ نہ کریں، آپ آرام فرمائیں اور گھر تشریف لے جائیں۔ حضور فوری طور پر مسکرائے اور فرمایا: ''میں نہیں جاتا'' آج تم سگریٹ پی لو اجازت ہے۔ تم نے سگریٹ پینی ہو گی۔ خاکسار بہت شرمندہ ہوا اور حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی دعاؤں کے طفیل سگریٹ نوشی ترک کر دی اور اب اللہ کے فضل سے وہ بیماری ختم ہو گئی ہے۔''

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر اپریل، مئی 1983ء۔ صفحہ 292)

میاں محمد اسلم صاحب پتوکی لکھتے ہیں:

''خاکسار 11 نومبر 1963ء کو احمدی ہوا اور 9 اپریل 1965ء کو خاکسار کی شادی ہوئی۔ بارہ سال تک خاکسار کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تمام رشتہ دار غیر احمدی تھے اور مخالفت کرتے تھے۔ وہ تمام اور گاؤں والے بھی یہی کہتے کہ چونکہ یہ قادیانی ہو گیا ہے لہٰذا یہ ابتر رہے گا (نعوذ باللہ)۔ خاکسار نے اس تمام عرصہ میں ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی۔ دوسری طرف میری بیوی بھی رشتہ داروں کے طعنے سن کر میری دوسری شادی کرنے پر رضامند ہو گئی۔ اس اثنا میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواست دعا کی کہ خدا تعالیٰ اولاد سے نوازے۔ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے خط میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی اس دعا کی برکت سے اب میرے چار لڑکے ہیں۔ تمام لوگ حیران ہیں کہ یہ اولاد کس طرح ہو گئی حالانکہ لیڈی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اس عورت سے اولاد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خاکسار اس کے جواب میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو یہی کہتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے دیا۔''

(میاں محمد اسلم آف کماس پتوکی۔ ضلع قصور از ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر اپریل مئی 1983ء۔ صفحہ 293,292)

چودھری محمد سعید کلیم دار العلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں:

''میری بہو جو آج کل جرمنی میں ہے اس کو پیٹ میں درد ہوتا تھا چنانچہ وہاں کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپریشن کراؤ۔ میں نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کو عرض کی کہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) دعا کریں کہ میری بہو بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو جائے تو آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: ''اس کو لکھ دو کہ آپریشن نہ کرائے میں دعا کروں گا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔'' چنانچہ میں نے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کے الفاظ اس کو لکھ دیئے اور وہ بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گئی اور اب تک ٹھیک ہے۔ الحمد للہ۔''

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر اپریل، مئی 1983ء۔ صفحہ 291)

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:

''فروری 1970ء کی بات ہے عاجز کی اہلیہ بس کے ایک حادثہ سے زخمی ہو

گئیں خصوصاً سر کی چوٹ کے باعث بیہوشی طاری تھی۔خون بے حساب بہ چکا تھا۔فضل عمر ہسپتال میں مرہم پٹی ہوئی سر کے زخم کو ٹانکے لگے۔مکرم ڈاکٹر قریشی لطیف احمد صاحب اور مکرم عبدالجبار صاحب اٹینڈ (attend) کر رہے تھے (جزاکم اللہ)۔بے ہوشی کے باعث جو تقریباً چھتیس گھنٹہ رہی، بے حد تشویش تھی۔الحمدللہ حضور پرنور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی دعائے مستجاب میسر آگئی۔حضور انور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں تحریری طور پر تفصیل عرض کی گئی جس پر حضور انور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کے اپنے دست مبارک سے لکھے ہوئے یہ الفاظ دل کی ڈھارس کا باعث ہوئے اور شفایابی کے بارے میں یقین کے مقام پر پہنچا گئے۔(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے) فرمایا:"اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا دے اور خیریت سے رکھے۔"

چھتیس گھنٹے کے بعد جب اہلیہ اُم (یعنی میری اہلیہ) ہوش میں آئیں تو پھر کامل شفا کے لئے حضور انور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) سے مزید درخواست دعا کی گئی اس پر حضور انور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا:"الحمدللہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے۔"

خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اہلیہ اُم کو صحت عطا فرما دی اور وہ اڑتالیس گھنٹے بعد یعنی حادثہ کے تیسرے روز ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر پہنچ گئیں۔الحمدللہ علیٰ ذلک۔" (ماہنامہ انصاراللہ اپریل 1984)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے قبولیت دعا کے واقعات:

آنکھوں کا نور واپس آگیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 1986ء کو قبولیت دعا کے نتیجے میں ایک دوست کی آنکھوں کی معجزانہ شفایابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ڈھاکہ کے ایک احمدی دوست اپنے ایک دوست کے متعلق جو احمدی نہیں لکھتے ہیں کہ میں ان کو سلسلے کا لٹریچر بھی دیتا رہا اور کیسٹس بھی سناتا رہا جس سے رفتہ رفتہ ان کا دل بدلنے لگا۔جماعت کے لٹریچر سے ان کو وابستگی پیدا ہو گئی اور وہ شوق سے لٹریچر مانگ کر پڑھنے لگے۔اس دوران ان کی آنکھوں کو ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ ڈاکٹروں نے یہ کہہ دیا کہ تمہاری آنکھوں کا نور جاتا رہے گا اور جہاں تک دنیاوی علم کا تعلق ہے ہم کوئی ذریعہ نہیں پاتے کہ تمہاری آنکھوں کی بصارت کو بچا سکیں۔اس کا حال جب اس کے غیر احمدی دوستوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے طعن و تشنیع شروع کر دی اور یہ کہنے لگے اور پڑھو احمدیت کی کتابیں۔یہ احمدیت کی کتابیں پڑھ کر تمہاری آنکھوں میں جو جہنم داخل ہو رہی ہے اس نے تمہارے نور کو خاکستر کر دیا ہے۔یہ اس کی سزا ہے جو تمہیں مل رہی ہے۔انہوں نے اس کا ذکر بڑی بے قراری سے اپنے احمدی دوست سے کیا۔انہوں نے کہا تم بالکل مطمئن رہو تم بھی دعا کرو میں بھی دعا کرتا ہوں اور اپنے امام کو بھی دعا کے لئے لکھتا ہوں اور پھر دیکھو اللہ کس طرح تم پر فضل نازل فرماتا ہے۔چنانچہ کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد چند دن کے اندر اندر ان کی آنکھوں کی کایا پلٹنی شروع ہوئی اور دیکھتے دیکھتے سب نور واپس آگیا۔جب دوسری مرتبہ وہ ڈاکٹر کو دکھانے گئے تو ڈاکٹر نے کہا اس خطرناک بیماری کا کوئی بھی نشان میں باقی نہیں دیکھتا۔"

(ضمیمہ ماہنامہ خالد ربوہ جولائی 1984ء)

گلے کی تکلیف دور ہو گئی:

مکرم منصور احمد صاحب لطیف آباد حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ تقریباً بیس سال پہلے میرے گلے میں تکلیف ہوئی جو کئی مہینوں پر محیط ہوگئی میں خود بھی ہومیوپیتھی کا مطالعہ کرتا ہوں اس کی روشنی میں علامات کے لحاظ سے Lycopodium200 دوا بنتی تھی یہ دوا استعمال کر کے دیکھ لی فائدہ نہیں ہوا۔اس دوران حضور پرنور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔حضور پرنور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے بھی یہی دوا اسی طاقت میں لکھی۔پہلے جو دوا استعمال کی تھی اس

میں سے آدھی بچی ہوئی تھی۔حضورانور(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کا خط آنے پر وہی دوائی استعمال کی اور صحت یاب ہوگیا۔''
(روزنامہ الفضل سیدنا طاہر نمبر 27دسمبر 2003ء۔صفحہ 53)

لاعلاج مریض روبہ صحت ہونے لگا:

حضور(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25جولائی 1986ء میں فرمایا:

''ایران سے ڈاکٹر فاطمۃ الزہرا لکھتی ہیں کہ میرا اکلوتا بیٹا دائیں ٹانگ کی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہوا اور دن بدن حالت بگڑنے لگی یہاں تک کہ وہ لنگڑا کر چلنے لگا۔ماہرامراض کو دکھایا گیا لیکن کوئی تشخیص نہ ہوسکی اور انہوں نے اس کی صحت کے متعلق مایوسی کا اظہار کیا۔وہ کہتی ہیں کہ مجھے اچانک دعا کا خیال آیا اور اس خیال کے ساتھ میں نے خود بھی دعا کی اور آپ کو دعا کے لئے خط لکھا۔اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ مریض جسے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا اسی دن سے رُوبصحت ہونے لگا اور باوجود اس کے کہ ڈاکٹروں کو اس کی بیماری کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اس لئے وہ علاج کرنے سے بھی معذور تھے اس دن سے دیکھتے دیکھتے اس کی حالت بغیر علاج کے بدلنے لگی اور اللہ کے فضل سے اب بوقت تحریر وہ بالکل صحیح ہے۔''
(ضمیمہ ماہنامہ خالد ربوہ جولائی 1987ء)

فصلوں میں غیر معمولی برکت:

مکرم منصور احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ:

''مکرم میجر عبدالحمید شرما صاحب سابق نائب ناظم وقف جدید میرے بہنوئی مکرم چودھری محمود احمد صاحب آف نوکوٹ کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ وقف جدید کی دو گھوڑیاں (جو بہت کمزور تھیں) آپ نے اپنے پاس رکھ لیں۔برادرم چوہدری صاحب نے نہ صرف گھوڑیاں رکھنے کی حامی بھری بلکہ ملازمین کو ہدایت کی کہ ان کو کھلا فصلوں میں چھوڑ دیا جائے اس پر مزارعین نے اعتراض کیا کہ آپ اپنے حصے کی تو قربانی دے رہے ہیں ہمارا جو نقصان ہوگا اس کا کون ذمہ دار ہے۔آپ نے جواباً کہا کہ جن فصلوں میں گھوڑیاں نہیں چھوڑیں گئیں میں ان کی پیداوار کے لحاظ سے آپ کا حصہ دوں گا۔اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ جن زمینوں میں گھوڑیاں چھوڑی گئیں ان کی فی ایکڑ پیداوار 50 من رہی اور جن میں نہیں چھوڑی گئیں ان کی اوسط پیداوار 45 من فی ایکڑ رہی۔اس دوران گھوڑیاں بہت صحت مند ہوگئیں۔میجر عبدالحمید شرما صاحب دوبارہ تشریف لائے اور گھوڑیاں دیکھ کر بہت خوش ہوئے انہوں نے یہ خوش کن اطلاع حضور پرنور کی خدمت میں بھجوائی تو حضور انور کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ جن کھیتوں سے ان گھوڑیوں نے گھاس کھائی ہے اللہ کرے وہ کھیت سونا اگلیں۔برادرم چوہدری صاحب بتاتے ہیں کہ اس کے بعد میری فصلوں میں غیر معمولی برکت عطا ہوئی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔''
(روزنامہ الفضل سیدنا طاہر نمبر 27دسمبر 2003ء)

یہ قبولیت کا نشان تھا:

ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب انڈین فارن سروس میں رہے، کئی کتب لکھیں، حضورانور(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کی کتاب ''مذہب کے نام پرخون'' کا انگریزی ترجمہ کیا۔آپ مثانہ کے کینسر سے بیمار تھے جس کا امریکا میں آٹھ گھنٹے کا ناکام آپریشن ہوا اور ڈاکٹروں نے چار سے چھ ہفتے کی زندگی بتائی۔حضورانور(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو جواب آیا:''دعا کی تحریک پر مشتمل آپ کے پر سوز وگداز خط نے خوب ہی اثر دکھایا اور آپ کے لئے نہایت عاجزانہ فقیرانہ دعا کی توفیق ملی اور ایک وقت اس دعا کے دوران ایسا آیا کہ میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا، میں رحمت باری سے امید لگائے بیٹھا ہوں کہ یہ قبولیت کا نشان تھا''۔چنانچہ حضور کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے انہوں نے چار سال تک فعال علمی اور تحقیقی زندگی گزاری۔ڈاکٹر ان کی زندگی اور فعال علمی وتحقیقی زندگی پر حیرت زدہ تھے۔اور برکات صاحب بتاتے کہ ہمارے روحانی پیشوا کی دعائیں خدا تعالیٰ نے سنی تو ڈاکٹر سر ہلا کر کہتے ہاں معجزہ ہے، معجزہ ہے۔'' (الفضل 9دسمبر 2000ء)

کبھی آنکھیں خراب نہ ہوئیں:

''مکرمہ امۃ القدوس شوکت صاحبہ بنت عبدالستار خان صاحب تحریر کرتی ہیں کہ پاکستان میں گرمی کی وجہ سے میری آنکھیں ہر وقت خراب رہتی تھیں۔ حضور کو دعا کے لیے لکھا آپ نے دعا کی اور فرمایا انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی۔اس وقت کے بعد کبھی میری آنکھیں خراب نہ ہوئیں۔''

(روزنامہ الفضل 31 مئی 2003ء)

بچہ فر فر بولنے لگ گیا:

مکرم نذیر احمد سندھو صاحب ایڈووکیٹ بوریوالہ تحریر کرتے ہیں کہ:

''اپریل 1980ء میں صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حکم پر دعوت الی اللہ کا ایک پروگرام میرے آبائی گاؤں چک L/11/30 میں منعقد ہوا۔مکرم چودھری نذیر احمد باجوہ صاحب امیر ضلع ساہیوال وصدر مقامی اس تقریب کے میزبان تھے۔علاقے کے معززین مدعو تھے۔بوریوالا میں میرے ایک صاحب ثروت اور بااثر دوست ملک نذیر حسین صاحب لنگڑیال (مرحوم) کے میزبان فیملی سے پہلے سے گہرے مراسم تھے۔میں بھی ملک صاحب کو ساتھ لے کر تقریب میں شامل ہوا۔حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) سے میری ایک محبت بھری ملاقات اسی گاؤں میں ہوئی۔دعوت الی اللہ کے پروگرام میں معمول کے مطابق خطاب اور سوال وجواب کی بھرپور مجلس ہوئی اپنے خطاب کے آخر میں آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے حق وصداقت میں رہنمائی کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی۔

بعد تقریب باجوہ صاحب نے ملک صباحت کا تعارف حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) سے کرایا۔میری موجودگی میں ملک صاحب نے اپنی مقامی بولی میں بڑی چاہت سے پوچھا:''میاں صاحب! دعاواں قبول وی تھیند یاں نیں۔''یعنی کیا دعائیں واقعی قبول ہوتی ہیں؟ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فلسفۂ دعا پر روشنی ڈالی اور ملک صاحب کی درخواست پر ان کیلئے دعا کرنے کا وعدہ کرلیا۔آپ کو اطلاع دی گئی کہ ملک صاحب کا بیٹا صفدر حسین جوان ہو چکا ہے۔ہائی سکول کی بڑی جماعت میں پڑھتا ہے مگر سخت لکنت کی وجہ سے کسی سے بات بھی نہیں کر سکتا ہر جگہ سے دعائیں اور دوائیں لی ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔خبر پاتے ہی آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے دعا جاری رکھنے کی حامی بھری نیز ایک مخصوص ہومیو دوا کھلانے کی تحریک فرمائی۔ادھر ملک صاحب نے بازار سے دوا منگوائی ادھر سکول ٹیچر مبارکباد کہنے گھر پہنچ گیا کہ آج ملک صفدر حسین ماشاءاللہ فرفر بول رہا ہے۔الحمدللہ کہ بوریوالہ میں قبولیت دعا کا یہ نشان زندہ موجود ہے جو شفا بدوں دوا کا مظہر بھی ہے۔اس واقعہ کے چند سال بعد تک ملک صاحب حیات رہے مگر بوجوہ قبول احمدیت کا اعلان نہ کرسکے مگر تادم آخر تسلیم کرتے رہے کہ:''دعاواں قبول وی تھیند یاں نیں۔''

(روزنامہ الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء۔صفحہ 54)

اٹھارہ سال بعد بچی پیدا ہوئی:

مکرم قریشی داؤد احمد صاحب ساجد مربی سلسلہ برطانیہ لکھتے ہیں کہ:

''خاکسار کی شادی کے چند سال بعد ہمارے ہاں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے خاکسار نے مختلف قسم کے علاج کروانے شروع کئے۔پاکستان میں قیام کے دوران ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ (ربوہ) ڈاکٹر نصرت صاحبہ (ربوہ) کے علاوہ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔گھانا (Ghana) میں قیام کے دوران ہومیو پیتھک کے علاوہ ایک انڈین (Indian) اور ایک انگیریز لیڈی ڈاکٹر (English Lady Doctor) سے بھی علاج کروایا لیکن کوئی شفا نہ ہوئی۔خاکسار مع فیملی 1999ء میں گھانا سے انگلستان آیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران دعا کی درخواست کی۔خاکسار کی اہلیہ کو ہومیو پیتھک سے کافی دلچسپی ہے۔چنانچہ انہوں نے حضور کی کتاب سے مختلف ادویات کا مطالعہ کیا اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیا: Sulphur CM کی ایک خوراک۔اگلے ماہ Sepia CM کی ایک خوراک۔اس کے بعد تقریباً دو ماہ تک درج ذیل نسخہ استعمال کیا: Kali Phos Calc .Phos Ferrum Phos, تیس طاقت میں اور

بھی تیس طاقت میں۔ اس دوائی کے استعمال کے بعد اللہ .Lillium Tig تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے شادی کے اٹھارہ سال بعد 23 فروری 2001ء کو ہمیں بیٹی سے نوازا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2001ء)

خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ پیدا ہوگا:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطاب میں اپنی قبولیت دعا کا انتہائی ایمان افروز روح پرور اور اعجازی نشان پر مشتمل واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''غانا جب میں پہنچا ہوں تو وہاں کے ایک چیف نانا اوجیفو (Nana Ojefo) صاحب جو عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے وہ پہلی رات مجھے ملنے کیلئے آئے اور نماز کے بعد مجلس میں انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے مربی صاحب سے وجہ پوچھی تو جو واقعہ سنایا وہ میں آپ کو سناتا ہوں وہ کہتے ہیں یہ خصوصیت کے ساتھ ایک تو ہم پرست کاہن قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں بڑے رسم و رواج ہیں اور بڑے توہمات ہیں ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہو جاتا تھا اور کبھی مدت پوری نہیں ہوتی تھی اس پریشانی کا ذکر انہوں نے عیسائی پادریوں سے کیا اور دم پھونکنے والے کے پاس گئے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر جب اس طرف سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے امام وہاب صاحب سے بات کی اور کہا کہ میں ہوں عیسائی لیکن مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اٹھ گیا ہے آپ لوگوں کے متعلق سنا ہے کہ آپ دعا کرتے ہیں تو خدا قبول بھی کرتا ہے تو اپنے امام کو میری طرف سے یہ ساری کہانی لکھیں اور ان کو بتائیں کہ مصیبت میں ہم گرفتار ہیں ہمارے لئے دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان کی دعا کا خط مجھے بھجوایا۔ اب میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایسا کروایا کہ میں نے ان کو جواب لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہوگا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہوگا۔ جب حمل ہوا بیوی کو تو ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ نہ صرف بچہ مرجائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا۔ بچہ ایسی حالت میں ہے کہ تمہاری بیوی کی جان کو خطرہ ہے اس لئے تم اس حمل کو ضائع کرا دو۔ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں مجھے جماعت احمدیہ کے امام کا خط آیا ہے نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ میرے بچے کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ پھر وہ ہر ہفتے آ کر دعا کی یاد دہانی کرواجاتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور ان کی بیگم صاحبہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں کوئی ان کو تکلیف نہ ہوئی مجھے یاد ہے ان کی جو تار یہاں آئی تھی انہوں نے لکھا تھا کہ God has blessed me with a bounding son اس کا مطلب ہے۔ کہ خدا نے اچھلتا کودتا قوت کے ساتھ چھلانگیں لگاتا ہوا بچہ پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ ان کی خواہش تھی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں اس لئے وہ دیر کرتے رہے۔''

(ضمیمہ ماہنامہ خالد ربوہ اگست 1988ء)

دعائے مستجاب کا چمکتا ہوا نشان:

مکرم عبدالسمیع نون صاحب آف سرگودھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کا معجزانہ اور حیرت انگیز واقعہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''من ہائیم جرمنی (Mon Heim Germani) میں 2001ء کی ایک صبح نہیں بھولتی جب عزیزم ملک نادر حسین کو غنڈوں نے 50 لاکھ روپے تاوان کے لئے جبراً اغوا کیا تھا۔ سات رات اور دن آنکھیں باندھ کر نامعلوم مقام پر انہیں رکھا گیا۔ مجھے اسی رات فون پر اطلاع مل گئی تو اپنی آہ وزاری کے ساتھ سیدنا حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کا در کھٹکھٹایا جو قیامت کھوکھر غربی پر گزر گئی اس کا احوال بتا بتا کر کہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) سے دعائے مضطربانہ کی بار بار درخواست کی حتیٰ کہ ایک دن میں دو دو بار فیکس بھی دیئے۔ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے بہت کرم فرمایا، بہت دعا کی بہت الجھا ہوا مسئلہ آناً فاناً حل ہو گیا۔ یہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کی موروثی صفت تھی۔ وہ کس باپ کا بیٹا تھا اور کس دادے کا پوتا تھا! آج یہی ابنائے

فارس ہی تو ہیں جو وفا اور محبت اور رحم کے بے پناہ جذبات رکھتے ہیں اور غیروں کے دُکھوں دردوں کو بھی محسوس کرتے ہیں یہ تو پھر بھی اپنا غلام تھا، آخر حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کی دعائیں مستجاب ہوئیں اور خلاف توقع نہ صرف ساتویں دن عزیز موصوف کی رہائی ہوئی اور وہ لوگ 100 ''معززین'' کا وفد لے کر معذرت خواہی کے لئے آئے اور 50 لاکھ روپیہ موصول شدہ تاوان بھی واپس کر گئے۔''

(روزنامہ الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء۔ صفحہ 54)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبولیت دعا کے متعلق فرماتے ہیں:

''دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ اُلوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں، تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کیلئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیا ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔ اور میں اپنے ذاتی تجربات سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسبابِ طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔''

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6۔ صفحہ 9 تا 11)

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
خدمتِ قرآن

تمہید ::

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ کی سنت چلی آ رہی ہے کہ جب بھی اُس کے بندے اُس سے دُور ہو جاتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے ہٹ کر ضلالت اور گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں گُم ہو جاتے ہیں وہ ان کی اصلاح کا کوئی ایسا انتظام فرماتا ہے جس کے نتیجہ میں خالق اور مخلوق میں پھر سے ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے اور بُھولا بھٹکا انسان راہِ راست پر آ جاتا ہے۔ مدّتوں یہ سلسلہ چلتا رہا اور ہزار ہا انبیاء مبعوث ہوئے اور بنی آدم کی اصلاح کی تدابیر کرتے رہے مگر انسان اپنی فطرتی کمزوری کے باعث جلد ہی یہ باتیں بُھول جاتا رہا اور پھر سے شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو گیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ایک دائمی اور عظیم الشان سلسلہ قائم فرمایا جس کی بدولت رہتی دُنیا تک بُھولے بھٹکے انسان کامیابی اور فلاح کی راہ تلاش کر سکیں اس مشن کی تکمیل کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے فخر موجودات سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ کو ایک دائمی اور مکمل شریعت دی گئی۔ ایک ایسی کتاب جس کا ایک شوشہ تک منسوخ نہیں ہو سکتا اور بنی نوع انسان کے لئے ایک دین اور ایک شریعت مقرر فرمائی۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہتے ہوئے دین اسلام کو تمام جہان کا مذہب قرار دیا۔ قرآن مجید کو انسان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمادیا کہ اب تمہاری فلاح کا راز اسی صحیفہ میں مضمر ہے۔ اگر اس پر پوری طرح عمل پیرا ہو گے تو دین و دنیا میں فلاح پاؤ گے اور اگر اسے تم نے نظر انداز کر دیا تو تمہارا حال بھی یہود و نصاریٰ کا سا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہ رہیں گے۔ قرآن مجید اپنی عربی عبارت میں تو صحیح حالت میں موجود ہو گا مگر اس کے معانی میں اختلاف ہو جائے گا اور مسلمان کہلانے والوں کے ایک کثیر طبقہ کو قرآن حکیم پر ایمان ہی نہ رہے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ان حالات کی خبر پا کر اپنی اُمّت کو بھی مطلع فرمادیا کہ جب ایمان ان کے دلوں سے اُٹھ چکا ہو گا مسجدیں ظاہری شکل میں موجود ہونگی مگر حقیقی نمازی نہ رہیں گے۔ قرآن موجود ہو گا مگر اس پر عمل کرنے والے نہ رہیں گے۔ اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمادی:

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ

کہ اگر ایمان (یا بعض احادیث کے مطابق قرآن) زمین سے اُٹھ کر ثریّا پر جا پہنچا ہو تو بھی ایک فارسی النسل مردِ میدان اسے دوبارہ زمین پر اُتار لائے گا۔

پس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے بُھولی بھٹکی انسانیت کو پھر سے یاد دلایا کہ تمہاری نجات کی راہ صرف اور صرف قرآن ہے اگر قرآن مجید کو صحیح معنوں میں اپنا لیا جائے تو ہمارے تمام تنازعات حل ہو جاتے ہیں اور ہماری رُوح کی تسکین بھی اسی آسمانی کتاب میں ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام زندگی خدمتِ قرآن کے لئے وقف کر دی اور ایک ایسی جماعت قائم کی ہے جو رہتی دُنیا تک اس خدمت کو جاری رکھے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ قرآن کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :

(الف) آپ نے مسلمانوں کو قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی کہ اس پر عمل کیا جائے۔

(ب) آپ نے قرآن کریم کے متعلق اپنوں اور غیروں کی غلط فہمیاں دُور فرمائیں اور قرآن کریم کے صحیح مقام سے رُوشناس فرمایا۔

(ج) عملی طور پر آپ کی خدمتِ قرآن یعنی اس کا ترجمہ اور تفاسیر۔ اور آپ کی تصانیف میں بھی قرآن کریم کی برتری ثابت کی گئی ہے۔

(د) قرآنی تعلیم کے رواج کے لئے ایک عالمگیر سلسلہ اخوت قائم کیا اور تمام دنیا کو قرآنی معارف سے روشناس کرایا۔

اب میں آپؑ کی خدمتِ قرآن پر تفصیلاً روشنی ڈالوں گا یعنی اوّل قرآن کریم سے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ردّ اور دوسرے حصہ میں عملی طور پر آپؑ کی خدمت یعنی اشاعتِ تعلیماتِ قرآنیہ۔

(۱) آپؑ نے دُنیا کو بتایا کہ قرآن کریم ایک جامع اور مکمل کتاب ہے جس میں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق پوری پوری تعلیم درج ہے۔ گذشتہ انبیاء کی کتب چونکہ مکمل نہیں تھیں اس لئے لوگوں میں قرآن کریم کے متعلق بھی یہ غلط فہمی پائی جاتی تھی کہ شاید یہ کتاب بھی مکمل نہیں ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غلط عقیدہ کی پُرزور تردید فرمائی اور خود قرآن کریم سے ہی ثابت کر دیا کہ یہ ایک جامع اور کامل کتاب ہے۔ آیت اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کے مطابق اسلامی شریعت کا مکمل ہونا ثابت ہے۔

قرآن کریم کی صحت کے متعلق بھی اس زمانہ میں خود مسلمانوں میں شبہات پائے جاتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف کتب شائع کر کے قرآن کریم کی صحت کو تاریخی اعتبار سے ثابت کر دیا اور دشمنانِ اسلام کے اس بارے میں قرآن کریم پر اعتراضات کے مدلّل جوابات دیئے اور ان کا منہ بند کر دیا۔

(۲) قرآن کریم کے بارے میں ایک اَور بڑی غلط فہمی یہ پائی جاتی تھی کہ اس کی آیات میں تناقض پایا جاتا ہے اور بعض آیات بعض دوسری آیات کا ردّ کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے ناسخ و منسوخ کا عقیدہ پیدا ہو گیا۔ علماء نے غلط فہمی کی بناء پر ان آیات کی فہرستیں شائع کیں جو کہ منسوخ ہو چکی تھیں۔ بعض کے خیال میں ان آیات کی تعداد پانچ سو تک تھی۔ بعض تین سو بتاتے تھے اور بعض کے نزدیک ایسی آیات صرف پانچ تھیں بہرحال سب کا اجماع تھا کہ کچھ آیات منسوخ ضرور ہیں اس کا نتیجہ یہ تھا کہ جب بھی لوگوں کو کسی آیت کے معنی سمجھ نہ آتے تھے یا اس پر عمل نہ کرنا چاہتے تھے تو اسے منسوخ قرار دے دیتے تھے۔ یہ فتنہ اس قدر زور پکڑ گیا تھا کہ اگر وقت پر اس کا علاج نہ ہوتا تو اس کے بہت بھیانک نتائج سامنے آتے۔

(۳) پھر آپؑ نے یہ غلط فہمی بھی دُور فرمائی کہ قرآن کریم میں تقدیم و تاخیر ہو سکتی ہے۔ تقدیم و تاخیر کا جھگڑا مدتوں سے چل رہا تھا اور اکثر مفسرین اس کے قائل تھے۔ حالانکہ ان پر قرآن کریم کے پورے معانی اور مطالب ابھی کھلے نہیں تھے۔ یہ عقیدہ بھی نہایت نقصان دہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی پُرزور تردید فرمائی اور جو آیات اس ضمن میں مفسرین کی طرف سے پیش کی جاتی تھیں ان کی تفسیر خود لوگوں کو سمجھائی اور ثابت کیا کہ قرآنی آیات ہر لحاظ سے صحیح اور درست ہیں کیا بلحاظ گرائمر کے اور کیا واقعات اور اسلوب بیان کے لحاظ سے۔

(۴) علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی ثابت فرمایا کہ قرآن کریم میں بیان کردہ واقعات تاریخی لحاظ سے بالکل صحیح اور درست ہیں۔ بہت سے ایسے واقعات قرآن کریم میں موجود تھے جن کی تصدیق تاریخی کتب سے نہیں ہوتی تھی لیکن بعد ازاں دوبارہ تحقیق کرنے پر قرآنی واقعات ہی درست ثابت ہوئے۔ پرانے زمانہ میں واقعات ریکارڈ کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا بہت سے واقعات کا علم قطعاً نہ تھا گو بائیبل میں بہت سے واقعات کا ذکر موجود ہے مگر ان میں بہت کچھ ردّ و بدل ہو چکا ہے اور ابھی تک جاری ہے لہٰذا ان کو تو کوئی بھی پورا صحیح نہیں مانتا اور نہ ہی عقل ان میں سے بعض کو تسلیم کرتی ہے مگر قرآن کریم جو واقعات بیان کرتا ہے وہ بالکل صحیح ہیں۔

(۵) قرآن کریم پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا تھا کہ اس میں ایک ہی قصہ کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ بار بار کسی قصہ کو بیان کرنے میں بھی کوئی حکمت ہوتی ہے اور یہ تکرار بامعنی ہوتا ہے۔ مثلاً پُھول ہے اس میں آٹھ دس مختلف پتیاں دائرہ میں اپنی اپنی جگہ قائم ہوتی ہیں اور سب کی سب ایک جیسی ہی ہوتی ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ پھول بہت بُرا ہے۔ کیونکہ اس میں تکرار پایا جاتا ہے اور ساری پنکھڑیاں ایک جیسی ہی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں بعض امور کے تکرار کی مثال بھی اس پھول کی ہی طرح ہے جس میں بہت سی ایک جیسی

پیتاں پائی جاتی ہوں۔ الغرض آپؑ نے اس اعتراض کو بھی ردّ کر دیا اور قرآن کریم کی شان کو دوبالا کر دیا۔

(۶) قرآن کریم کے متعلق ایک قابلِ اعتراض اور غلط خیال مسلمانوں میں یہ قائم ہو گیا تھا کہ وہ حدیث کو قرآن پر مقدم جانتے تھے اور حدیث کے فیصلہ کو قرآنی فیصلہ پر قاضی ٹھہراتے تھے۔ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا فرقہ جو اہل حدیث کہلاتا ہے حدیث کو قرآن پر ترجیح دیتے تھے۔ یعنی اگر کسی ایک مسئلہ کے متعلق قرآن کریم اور حدیث کے فیصلہ میں اختلاف ہو تو وہ حدیث کو تو صحیح مان لیتے تھے اور قرآن کریم کے فیصلہ کو ردّ کر دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پوری طاقت سے اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور اپنی پوری عمر قرآن کریم کو حدیث پر مقدم ثابت کرنے کے لئے کوشش فرماتے رہے۔ اور اپنی بہت سی تصانیف میں صرف اسی مسئلہ پر بحث کی ہے۔ لوگوں کے ذہنوں میں قرآن کا مقام پیدا کرنا یقیناً آپؑ کی ایک عظیم الشان خدمتِ قرآن ہے۔ اور یقیناً اگر آج بھی مسلمان پوری طرح اس اصول کو اپنا لیں تو ان کے آپس کے بیشتر متنازعہ فیہ امور کا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں ایک اصول بھی مقرر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی حدیث اور کسی قرآنی آیت میں تضاد پایا جاتا ہے تو قرآنی آیت کو مشعلِ راہ بناؤ اور ایسی حدیث کو چھوڑ دو جو قرآن کریم کے خلاف پڑتی ہے کیونکہ قرآن کریم کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ اس کا ایک ایک شوشہ صحیح ہے لیکن احادیث کے متعلق ایسی کوئی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ بعض ضعیف احادیث بھی شامل ہو گئی ہوں یہ ایک نسخہ ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے۔

اب میں اپنے مضمون کے دوسرے حصہ میں آپ کی عملی خدمت کو لیتا ہوں۔ اس لحاظ سے آپؑ نے قرآن کریم کی سب سے بڑی خدمت یہ کی ہے کہ آپؑ نے قرآن کریم کے صحیح معانی سے نسلِ انسانی کو آگاہ فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور آپ کی احادیث قرآن مجید کی تفسیر کا رنگ رکھتی ہیں مگر احادیث صحیحہ میں معدودے چند آیات کی تفسیر ہے۔ مسلمان علماء نے قرآن کریم کی تفسیریں لکھی ہیں لیکن ان میں آپس میں بہت اختلافات ہیں اور بہت سے نقائص اور کمیاں ان میں رہ گئی ہیں جن کا ازالہ نہایت ضروری ہے اور یہ ضرورت تھی کہ بعض صحیح اصولوں کے مطابق تفسیر لکھی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن اصولوں کی طرف راہنمائی فرمائی وہ حسب ذیل ہیں:-

(i) قرآن کریم میں کوئی لفظ بے فائدہ اور بے معنی نہیں ہے۔ زائد لفظ کوئی نہیں ہر لفظ ایک معنی اور حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔

(ii) قرآن کریم میں جو واقعات درج کئے گئے ہیں وہ محض پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ زمانہ آئندہ کے متعلق پیشگوئیاں ہیں نیز ہماری عبرت حاصل کرنے کے لئے اسباق ہیں۔

(iii) قرآن مجید کی آیات کی ایسی تفسیر کی جائے جو دوسری آیات سے مؤیّد ہو۔

(iv) قرآن کریم کے مطالب جاننے کے لئے آپؑ نے ایک بڑا گر یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق پیدا کرو اور اسی سے دُعا کرو کہ وہ خود ہی اپنی کتاب کے مطالب کھول دے لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ آپؑ نے اپنے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی مجھ پر قرآن حکیم کے مطالب کھولے ہیں اور تمام دُنیا کو آپؑ نے تفسیر نویسی کے مقابلہ کے جو انعامی چیلنج دیئے وہ اس دعویٰ کا بیّن ثبوت ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر رنگ میں قرآن کریم کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔ آپؑ نے قرآن مجید کے معانی بیان کرنے اور اُن کے اصولوں کے بیان کرنے کے علاوہ اور بھی ہر ممکن ذریعہ سے قرآن کی خدمت کی ہے۔ مثلاً آپؑ نے عربی زبان کو ترقی دینے کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائی ہے کیونکہ قرآن کریم کے مطالب تو تب ہی سمجھ آ سکتے ہیں جب عربی زبان پر بھی بہت عبور حاصل ہو اس لئے آپؑ اپنی جماعت کو عربی پڑھنے کی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اور دراصل عربی زبان کی خدمت بھی تو قرآن کریم ہی کی خدمت ہے۔ چنانچہ آپؑ نے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا قیام اِسی غرض

کو پورا کرنے کیلئے فرمایا تھا کہ جماعت میں عربی دان پیدا ہوں جو قرآن کریم کے مطالب کو سمجھتے ہوں اور پھر وہ دُنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں۔ان لوگوں کو اسلام سے روشناس کرائیں اور ان کو قرآن کریم کے معانی سمجھائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی زبان کا اُمُّ الْاَلْسِنَة ہونا ثابت فرمایا۔

اسی طرح آپ نے قرآن کریم کی خدمت اس رنگ میں بھی کی ہے کہ ایک ایسی جماعت قائم فرمائی ہے جس کا کام ہی یہ ہے کہ اوّل وہ خود قرآن کریم کے مطالب سمجھیں۔ دوم ان پر عمل کریں۔سوم دوسروں کو اس کے مطالب سمجھائیں اور چہارم دوسروں سے بھی قرآنی احکام پر عمل کروائیں۔پس جماعت احمدیہ آج اسلام کی جو خدمت کر رہی ہے اور قرآن کریم کی جو خدمت کر رہی ہے یہ کام دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی شروع کیا ہؤا ہے اور اس پودے کا بیج حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی لگایا ہوا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم سے حقیقی عشق تھا۔پس اسی وجہ سے آپؑ ہر وقت قرآن ہی کا ذکر زبان پر رکھتے تھے۔آپؑ کی تحریرات اور آپؑ کی تقاریر اس بات کی شاہد ہیں اس کے علاوہ آپؑ نے اپنی نظمیں بھی قرآن کریم کی مدح میں لکھی ہیں۔

یہ امر دلچسپی کا باعث ہوگا کہ مسلمانوں میں کروڑہا شاعر گذرے ہیں لیکن آج تک کسی کو یہ توفیق نہ ملی کہ وہ قرآن کریم کی مدح میں کوئی نظم لکھ دے۔ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں، آپ کے صحابہؓ کی تعریف میں اور دیگر مسلمان اکابر کے متعلق ہزارہا شاعروں نے لمبی چوڑی نظمیں کہی ہیں اور بے شک بہت عمدہ نظمیں لکھیں ہیں مگر یہ بہت حیرت کا مقام ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی قرآن کریم کی مدح میں کوئی نظم نہیں لکھی ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اس موضوع پر ایک دو نہیں بیسیوں جگہ اپنی نظموں میں قرآن کریم کی تعریف میں اشعار کہے ہیں۔پس یہ امر شاہد ہے اس بات پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم سے حقیقی عشق تھا جس کا ثبوت خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار ہیں جن سے چند اشعار یہ ہیں۔

جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
یک قدم دُوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است خسران و تباب
نورِ فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ ایک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اِس دُنیا میں
جن کا اِس نُور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی بہت عظیم الشان خدمت کی ہے جس کی نظیر چودہ سو برس میں ملنا مشکل ہے۔ یہ آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہی تو ہے کہ قرآن جسے لوگ نظرانداز کر چکے تھے اور قرآن جو گویا اس زمین سے اُٹھ گیا ہوا تھا وہ پھر اس زمین پر اُتارا گیا ہے اور آقائے دوجہانؐ کی یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی کہ :

لَوْ كَانَ الْقُرآنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا
لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

واقعی قرآن کرّۂ ارض سے اُٹھ چکا تھا مگر اس فارسی النسل جوان کی ہمت اور کوششوں کے نتیجہ میں آج دوبارہ دُنیا مین رائج ہوگیا ہے۔

(ماخوذ از رسالہ الفرقان جنوری ۱۹۵۴ء مضمون نگار مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب بی ایس سی)

آریہ فرقہ کے بارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی اور اس کا ظہور

(شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۵-۱۹۰۸) کا ظہور الٰہی منشاء کے مطابق اسلام کے کامل غلبہ کے لئے ہوا تھا۔آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے باطل مذاہب پر اسلام کو غلبہ عنایت فرمایا۔اٹھارہویں صدی عیسوی ہندوستان کی تاریخ میں جہاں سیاسی لحاظ سے بہت اہم ہے وہاں مذہبی لحاظ سے بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جہاں ایک اور عیسائی پادری حکومت کی مدد اور شہہ پر اسلام پر حملہ کرنے میں دیوانہ ہو رہے تھے اور ہندوستان کے مسلمان کسمپرسی کے عالم میں تھے وہیں دوسری طرف عیسائیوں کے اعتراضات کی خوشہ چینی کرتا ہوا ایک ہندوؤں میں سے فرقہ کھڑا ہوا اس فرقہ کا نام آریہ سماج تھا آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند تھے۔ پنڈت دیانند صاحب گجرات کاٹھیاواڑا کے رہنے والے تھے۔آپ نے سال 10 اپریل 1975ء میں ممبئی میں آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔مگر اس تحریک نے زیادہ زور پنجاب میں حاصل کیا۔آریہ سماج کا اصل مقصد اور دعویٰ یہ تھا کہ وید سب الہامی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے دیگر تمام مذہبی کتب ناقص ہیں۔اس فرقہ کے بانی اور پھر ان کے متبعین نے خصوصیت کے ساتھ عیسائی پادریوں کی خوشہ چینی کرتے ہوئے اسلام اور بانی اسلام پر گندے الزامات لگائے اور اپنی تقریر و تحریر کے ذریعہ اسلام کے خلاف وہ زہر اگلا کہ اللہ کی پناہ۔تفصیل کے لئے قارئین پنڈت دیانند کی بدنام زمانہ کتاب ستیارتھ پرکاش اور پنڈت لیکھرام کی کلیات آریہ مسافر دیکھ سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں خصوصیت کے ساتھ اس فرقہ کے حامی آئے اور ناکام وخاسر ہو کر عبرت کا نشان بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فرقہ اور اس کے باطل عقائد کے ردّ میں خاص کتب تالیف فرمائیں جن میں خصوصی اہمیت کی حامل ''آریہ دھرم'' ''چشمہ معرفت'' ''سرمہ چشم آریہ'' وغیرہ ہیں۔جس وقت یہ فرقہ خوب ترقی پر تھا اور ہندوستان میں اس کا ڈنکا بجتا تھا اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی اور آج ہم اس پیشگوئی کو لفظ لفظ پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔حضور کی پیشگوئی کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں :-

''اور یہ خیال مت کرو کہ آریہ ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے؟ اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے اور بڑا کمال ان کا یہی ہے کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔تقویٰ اور طہارت کی رُوح اُن میں نہیں ہے۔یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا اور مذہب بغیر روحانیت کے کوئی چیز نہیں۔جس مذہب میں روحانیت نہیں اور جس میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق وصفا کی رُوح نہیں اور آسمانی کشش اُس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے۔اس سے مت ڈرو ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان سے۔پس تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵،۶۶ مطبوعہ ۱۹۰۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی گذشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے پوری ہو رہی ہے۔اور آئندہ بھی ہوتی رہیگی۔حضور کی پیشگوئی کا ظہور خود ہندو علماء اور دانشوروں کے قول سے ثابت ہے۔اس مضمون میں

ہندی زبان کے مشہور ادیب آچاریہ چتُر سین جی کی مشہور کتاب ''دھرم کے نام پر'' شائع کردہ سَنِ مارگ پرکاشن پرائیویٹ لمیٹیڈ دہلی کے بارہویں باب ''آریہ سماج کے مندر اور سنستھائیں'' کے کچھ اقتباس اپنے قارئین کے لئے پیش خدمت ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

(اُردو ترجمہ) ''آریہ سماج کے مندر اور سنستھائیں ٹھیک اُسی طرح کے اڈّے بن رہے ہیں جیسے کہ دوسری جاتی اور فرقوں میں مندر اور مٹھ ہوتے ہیں کوئی بھی شہر اور نگر ایسا نہیں جہاں کے آریہ سماج مندروں اور تنظیموں میں آپس کے جھگڑے اور فساد نہ ہوں۔ یہ جھگڑے اور فساد آج سے نہیں بلکہ آریہ سماج کے ابتدائی دنوں سے ہیں۔ حقیقی بات تو یہ تھی کہ جس مقصد سے آریہ سماج مندر اور آریہ سماج تنظیمیں قائم کی گئی تھیں اگر سچائی اور ایمانداری سے ان مقاصد کا خیال کیا جاتا اور ذاتی حسد اور بغض کا پھیلاؤ نہ ہوتا تو آج جو بدانتظامی ان آریہ سماج مندروں اور تنظیموں کی دیکھنے میں آتی ہے وہ اتنی گری ہوی نہیں ہوتی۔ (صفحہ ۱۰۸)

عالموں کا آپسی بغض :

آریہ سماج کے علماء کی حالت اور آپسی بغض اور کینہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

''ان عالموں نے جو تنظیمیں قائم کیں ان قائم میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آریہ سماج کے اصول اور مقاصد کی تکمیل کے ساتھ ساتھ آپس کی حسد اور بغض کے خیالوں نے بھی ان کو زیادہ سے زیادہ نیچا گرایا اور افسوسناک نتائج پیدا کئے۔ پنجاب کی گھاس پارٹی اور مانس پارٹی کی چرچا لوگوں سے انجان نہیں۔ ان دونوں پارٹیوں میں جو آپس میں جھگڑا ہوا ایک دوسرے کی جو چونچ چلی اخباروں میں اور رسالوں میں جو تبصرے چلے ٹریکٹوں کے ذریعہ اور پمفلٹوں کے ذریعہ ایک دوسرے کی مخالفت کی گئی ایک دوسرے کا کاٹ کیا گیا وہ ہمیشہ ہی آریہ سماج کی تاریخ میں شرم اور ندامت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ اگر ان مہاپرشوں آپس میں یہ جھگڑے اور مخالفت نہ ہوتی تو آریہ سماج نے جو کچھ پنجاب میں کیا اس سے کہیں بہت زیادہ نتائج دیکھنے میں آتے۔

سوامی شردھانند اس زمانہ کے مہاتما منشی رام اور کالج پارٹی کے نیتا مہاتما ہنس راج جی ان دونوں کے حمایتیوں نے ایک دوسرے کی مخالفت میں اتنا گندہ ادب تعمیر کیا ہے کہ جس نے ہمیشہ کے لئے پنجاب میں دو فرقے قائم کر دیئے اور آج بھی ان کی ہستی قائم ہے۔ اسی طرح مہاتما منشی رام اور سوامی درشانند میں ایسی ٹھنی کہ جس کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ پنڈت پدم سنگھ شرما جو کہ قلم کے ایک دھنی تھے اور جن کی قلم سے جہاں اونچے ادب کی دھارا نکلنی چاہئے تھی وہ ان کی قلم کی ساری طاقت اس بے مقصد جھگڑے میں خرچ کر دی گئی۔ پنڈت گن پتی شرما جیسے عالم بے بدل اس آپس کے جھگڑے میں پڑ کر اپنی زندگی اور قوتیں ضائع کرتے رہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج کی تنظیمیں جس طرح پھلنی پھولنی چاہئے تھیں اور آریہ سماج کے مندر جتنے زیادہ پاکیزہ ہونے چاہئے تھے وہاں ایک آپسی حسد و بغض اور مخالفت کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ (صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱)

پنجاب کے علاوہ دیگر صوبوں میں آریہ سماج کی حالت :

آچاریہ چتر سین جی اپنی کتاب میں آریہ سماج کی حالت کا نقشہ پنجاب میں بیان کرنے کے بعد اس تسلسل میں آگے لکھتے ہیں:-

'' آج ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب کی طرح دوسرے صوبوں میں بھی جو تنظیمیں ہیں جیسے گورو کُل، اسکول، کالج، یتیم خانے، بیواؤں کے گھر وغیرہ بنے ہیں اُن میں بھی یہ جھگڑا دیکھنے کو مل رہا ہے۔ آریہ سماج کے پردھان اور منتری اپنے کو ان عہدوں کا موروثی ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔ بے ایمانیاں، چوریاں، ٹھگنے کے طریقے مقدمہ بازیاں ان مذہبی تنظیموں میں ہوتی دیکھ کر کس عقل مند کا دل دُکھی نہیں ہوگا؟ پنجاب ہی کی طرح ان صوبوں میں بھی اسی طرح کی پارٹی بندیاں ہیں۔

پارٹی بندیوں کا نتیجہ :

’’ان سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج کی تنظیمیں اور مندر ترقی نہیں کر پائے آج وہ ایک ڈیبوٹنگ کلب کی طرح ہو گئے ہیں۔ آریہ سماج میں جو ہفتہ وار دعائیں اور لیکچر ہوتے ہیں وہ ایک پرزہ کی مانند ہوتی ہیں وہی نپی تلی باتیں واعظ کہتا ہے اور لوگ چپ چاپ سن لیتے ہیں اور رہون کر کے چلے جاتے ہیں۔‘‘ (صفحہ ۱۱۱)

ایک سے زائد مندر کی وجہ :

’’جگہ جگہ بڑے بڑے شہروں میں جو کئی آریہ سماج مندر اور تنظیمیں قائم ہوئی ہیں وہ اس لئے نہیں کہ وہاں آریہ سماج کی زیادہ تبلیغ ہے بلکہ وہ اس لئے کہ وہاں زیادہ پارٹی بندیاں ہیں اور ایک پارٹی کا ممبر دوسری پارٹی میں جانے سے انکار کرتا ہے۔‘‘ (صفحہ ۱۱۲)

موجودہ آریہ سماج کی مجموعی حالت :

آچاریہ چترسن آریہ سماج پر مجموعی تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں :-

’’آریہ سماج کے مذہبی اصولوں کے بارے میں فلسفہ کے بارے میں روحانی علوم کے بارے میں اور حُبّ الوطنی کے بارے میں دنیا کے عظیم انسانوں کی نظر میں وہ کوئی اعلیٰ درجہ کی تنظیم نہیں ہے۔ وہ آج سے پچاس سال قبل ہندوستان میں جہاں مشہور و معروف تھا اب ہندوستان میں اتنا بھی نہیں۔ وہ لوگ جو ان تنظیموں میں رہتے اور ہون یگیہ کراتے ہیں وہ لوگ جو آریہ سماج مندر میں جا کر وعظ سنتے ہی اپنی عملی زندگی میں کوئی خوبی نہیں رکھتے۔ وہ ویسے ہی عام انسان ہیں جیسے کہ اَور ہیں۔ ان کے خیالات بھی عام انسانوں جیسے ہیں۔ آج پچاس سال سے جو لوگ آریہ سماج مندر میں نسل در نسل سے آریہ سماج کے خیالات اور اصولوں کو سنتے آ رہے ہیں، انہوں نے کچھ بھی نئی بات نہیں سیکھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نسل در نسل کوڑھ مغز ہیں وہ کبھی کچھ نہیں سیکھ سکتے یا یہ سماج مندر اور تنظیمیں بالکل ردّی ہیں نکمّی اور بے معنی ہیں ان میں کوئی بھی نئی بات نہیں سیکھی جا سکتی۔ ہمیں جہاں تک معلوم ہے ہر ایک آریہ سماج کے مندر ہیں ایک پُروہت اور اُپدیش کے نام سے آدمی رہتے ہیں جو اتنے تھرڈ کلاس آدمی ہوتے ہیں۔ اور جو صرف اپنی رسم پوری کرنے کے لئے ہَوَن اور اسی طرح کے سٹر پڑ کام کر دیتے ہیں۔

ممکن ہے ابتدائی زمانہ میں آریہ سماج کے مندر اور تنظیمیں کامیاب ثابت ہوئی ہوں لیکن ہمیں تو یہ اب بالکل ناکامیاب معلوم دیتی ہیں۔ آج تو آریہ سماج مندر میں زندگی کی روح پھونکنے والی طاقت ہونی چاہئے۔ ہم تو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آریہ سماج مندر میں دیش بدیش کے شاگرد آ کر آریہ سماج کے اُستادوں کے قدموں میں بیٹھ کر آریہ تہذیب کا مطالعہ کرتے ہوں۔ لیکن آریہ سماج نے جب ایسے اُستاد پیدا نہیں کئے تب وہ ایسے شاگرد کہاں سے پیدا کر سکتی ہے۔‘‘ (صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
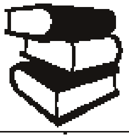
JUMBO BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے عالمی دھشت گردی کا خاتمہ

(عالم الدین خان مبلغ سلسلہ اُترا کھنڈ)

9/11 یعنی 9 نومبر 2001 امریکہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر دہشت گردانہ حملہ سے قبل مسلم کٹر وادیوں کی جانب سے اسلامی جہاد کے نام پر جاری و ساری عالمی دہشت گردی کی جانب خاص توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ لیکن اس دل دہلا دینے والے واقعہ نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ القاعدہ دہشت گرد تنظیم کی جانب سے کئے گئے اس حملے میں تقریباً تین ہزار افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ واقعہ جملہ ممالک کو دہش گردی سے ہوشیار کرنے کے لئے کافی تھا۔ اس کا اثر تھا کہ دنیا کے ہر ایک ملک کی جانب سے حفاظت کے پختہ انتظامات کئے گئے۔ امریکہ نے اپنے حفاظتی انتظامات کو اس قدر پختہ بنالیا کہ 9/11 کے بعد سے لے کر آج تک اس پر دوبارہ دہشت گردانہ حملہ دہرایا نہیں جاسکا۔ مگر اس کے برعکس ہندوستان، پاکستان، افغانستان، عراق، یمن، مصر، صومالیا، سوڈان، بنگلہ دیش، نائجیریا، فلسطین، تھائی لینڈ اور سعودی عرب وغیرہ ممالک پر غور کریں تو ان میں دہشت گردانہ اقدامات اور کٹّر واد کی طرف رجحانات میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق جملہ حفاظتی انتظامات کے باوجود ان ممالک میں 9/11 سے لیکر 2009ء کے اختتام تک چودہ ہزار چھ صد اکتیس دہشت گردانہ حملے کئے گئے ہیں۔ اسی طرح دہشت گردانہ تنظیم اور اس کے حمایتیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے جو کہیں نہ کہیں یہ غمازی کرتا ہے کہ دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے اُٹھائے جانے والے اقدامات ناکافی ہیں۔ آخرکار دہشت گردی کے خلاف مہمات میں ناکامیوں کو جھیلتے جھیلتے سب کی سمجھ میں یہ بات آ گئی ہے کہ صرف حفاظتی انتظامات کے بل بوتے پر اسے شکست نہیں دی جاسکتی تا آنکہ 2006 کو متحدہ قومی تنظیم (UNO) کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے ایک قرارداد جاری کر کے جملہ ممالک کو تحریک کی کہ دہشت گردی کی اہم وجہ، اس کے پس پشت کام کرنے والے جملہ عقائد باطلہ اور نظریات کی تردید کئے بغیر اس کا حل ناممکن ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے جملہ اسلامی اداروں اور رہنماؤں سے بھی اس سمت میں آگے آنے کی دعوت دی کہ سب آگے آ کر اپنے مذہب کی تعلیمات کی رُو سے دہشت گردی کو فروغ دینے والے عقائد کی تردید و مذمت کریں تا کہ عوام میں اس کے خلاف منفی پیغام جائے اور دھیرے دھیرے اس کا خاتمہ ہو جائے لیکن ایک عرصہ دراز گزر جانے کے بعد بھی کسی بھی مسلم ادارہ یا رہنما کی طرف سے اس بابت پہل نہیں کی جاسکی ہے۔ اسلام و حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کے نام پر شور مچانے والے علماء اسلام کی جانب سے بھی متحدہ قومی تنظیم کی دعوت پر کوئی مثبت ردّ عمل کا اظہار نہیں کیا جاسکا۔ افسوس! افسوس!

حقیقت یہ ہے کہ اس دَور میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی رہنمائی کرنے کا حق صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کو حاصل ہے جس کی پیشگوئی نبی کریم ﷺ کی جانب سے کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام کی تعلیمات اور رہنمائی کا اثر ہے کہ عالم اسلام کے تہتّر فرقوں میں واحد فرقہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کا اسلامی جہاد اور عالمی دہشت گردی جیسے مسائل پر سب سے جداگانہ و درست نظریہ ہے جس کی وجہ سے اس جماعت پر یہ الزام عائد کیا جاتا رہا ہے کہ نعوذ باللہ یہ اسلامی جہاد کا منکر ہے اس بارے میں اپنے مسلک کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فارسی اشعار میں فرماتے ہیں :-

عزیز من رہ تائید دین دگر راہے است
نہ آنکہ تیغ برآری اگر اِبا باشد

ترجمہ : اے میرے عزیز! دین کی تائید و نصرت کے طور طریقے جداگانہ ہیں یہ نہیں کہ اگر کوئی انکار کرے تو اس کو قتل کرنے کے لئے فوراً تلوار نکال لی جائے۔

چہ حاجتست کہ تیغ از برائے دین بکشی
نہ دین بود کہ بہ خونریزیش بقا باشد

ترجمہ : اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ تُو دین کی خاطر تلوار کھینچے۔ وہ دین دین نہیں جس کی بنا خونریزی پر ہو۔

چوں دیں مدلل و معقول وباضیا باشد
کدام دل کہ ازاں مذھبش اِبا باشد

ترجمہ : جبکہ دین مدلل، معقول اور روشن ہوتو وہ کون سا دل ہوگا جسے ایسے مذہب سے انکار ہو۔

چوں دیں درست بود خنجرے نمے باید
کہ زور قول موجب عجب نما باشد

ترجمہ : جب دین صحیح ہوتو اس کے لئے خنجر درکار نہیں۔ کیونکہ بادلائل کلام کی طاقت معجز نما ہوتی ہے۔

ز جبر حجت حق بر جہاں نیامدراست
برو دلیل بدہ گر خرد ترا باشد

ترجمہ : سچائی کو دنیا میں جبرًا پھیلانا مناسب نہیں۔ اگر تجھ میں عقل ہے تو جا اور اس کے برخلاف دلائل پیش کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا مقابلہ اس زمانہ کے نامور اسلامی لیڈران، مدبران وعلماء میں شمار ابواعلیٰ مودودی، اشرف علی تھانوی، جمال الدین افغانی، حسن البناء، محمد بن عبدالوہاب جیسی شخصیت سے تھا۔ ان کی تعلیمات وافکار نے بعد میں آنے والے مدبران سید قطب، عبدالرشید رداء، امیر شکیب ارسلان عبداللہ اعظم کو متاثر کیا اور ان کے نظریات نے دنیا کے کونے کونے میں جہادی تنظیموں کی بنیادیں پڑنے پر بہت بڑا رول ادا کیا۔ اگر آغاز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات وافکار کو اَن دیکھا نہ کیا جاتا تو آج دہشت گردی کی نوبت ہی نہ آتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب مثلاً گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، پیغام صلح، چشمہ معرفت، مسیح ہندوستان میں، جنگ مقدس، لیکچر لدھیانہ، کشتی نوح، حجۃ الاسلام، بعض ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات وغیرہ میں بڑی تفصیل سے اسلامی جہاد اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

1918ء میں ترکی میں آخری اسلامی بادشاہت خلافت کے زوال اور اس کے بعد پچاس کی دہائی میں فلسطین کے ایک حصہ پر یہودیوں کے قبضہ سے علماء اسلام مزید لغزشوں میں ہی گرفتار ہوکر عرصہ سے سوئی ہوئی اسلامی جہاد کی چنگاری کو ہوا دینے لگے اور نتیجۃً جگہ جگہ دہشت گرد تنظیمیں وجود میں آنے لگیں۔ آج ان کی تعداد بڑھتی ہوئی سینکڑوں میں پہنچ چکی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اسلام و مسلمانوں کو درپیش جملہ مصائب اور پریشانیوں کا واحد حل مسئلہ جہاد ہے اسی بہانہ کا سہارا لے کر دہشت گردی کو فروغ دلانے کے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ کہہ کر گمراہ کیا جاتا ہے کہ جب تک تمام مسلمان ایک واحد اسلامی خلافت یا حکومت کے ماتحت نہیں آئیں گے تب تک ان پریشانیوں کا حل قطعی ممکن نہیں اور یہ کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کا واحد ذریعہ مسئلہ جہاد ہے جو ان کے وہم میں آج جاری ہے لیکن یہ لوگ آج جماعت احمدیہ میں جاری نظام خلافت پر غور نہیں کرنا چاہتے جس کا قیام اسلام و مسلمانوں کی حفاظت اور انہیں جملہ پریشانیوں سے نجات دلانے کی خاطر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے موافق ''خلافت علیٰ منہاج نبوت'' کے طریق پر ہوا ہے۔ یہ جماعت اور اس کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شب وروز اسلام و مسلمانوں کی فلاح وبہودگی کے لئے کوشاں ہیں۔ خدا کرے کہ یہ حقیقت تمام عالم پر جلد از جلد ظاہر ہو اور دنیا امن کی پٹری پر لوٹ آئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

''اس زمانے کے نیم ملا فی الفور کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرًا مسلمان کرنے کے لئے تلوار اُٹھائی تھی اور انہی شبہات میں ناسمجھ پادری گرفتار ہیں۔ مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہوگی کہ یہ جبر اور تعدی کا الزام اس دین پر لگایا جائے جس کی پہلی ہدایت یہی ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دین میں جبر نہیں چاہئے بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بزرگ صحابہ کی لڑائیاں یا تو اس لئے تھیں کہ امن قائم کیا جائے اور جو لوگ تلوار سے دین کو روکنا چاہتے ہیں ان کو تلوار سے پیچھے ہٹایا

جائے مگر اب کون مخالفوں میں سے دین کے لئے تلوار اُٹھاتا ہے اور مسلمان ہونے والے کو کون روکتا ہے اور مساجد میں نماز پڑھنے اور بانگ دینے سے کون منع کرتا ہے۔ پس اگر ایسے امن کے وقت میں ایسا مسیح ظاہر ہو کہ وہ امن کی قدر نہیں کرتا بلکہ خواہ مخواہ مذہب کے لئے تلوار سے لوگوں کو قتل کرنا چاہتا ہے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بلاشبہ ایسا شخص جھوٹا کذّاب مفتری اور سچا مسیح نہیں مجھے تم خواہ قبول کرو یا نہ کرو مگر میں تم پر رحم کر کے تمہیں سیدھی راہ بتلاتا ہوں کہ ایسے اعتقاد میں سخت غلطی پر ہو لاٹھی اور تلوار سے ہرگز ہرگز دین دلوں میں داخل نہیں ہوسکتا۔

(تریاق القلوب ایڈیشن اوّل صفحہ ۱۷)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
فرما چکا ہے سید کونین مصطفی
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التواء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 , +91 98301 30491
Tel : +91-33-22126310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

- UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
- AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
- MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
- SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

- Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
- Comprehensive Free Counseling
- Educational Loan Assistance
- VISA Assistance
- Travel And Foreign Exchange Arrangements
- Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At.....

PROSPER OVERSEAS
We Build Your Career

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: www.prosperconsultants.in

مولانا ابوالکلام آزاد
اور حکیم الاُمّت
مولانا نُورالدین رضی اللہ عنہ

(مرسلہ سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ)

ماضی قریب کی ہندوستانی شخصیتوں میں جن کی حیثیت ''نابغہ روزگار'' (زمانہ کا قابل ترین آدمی) کی رہی ہے ان میں ایک اہم اور ممتاز نام مولانا ابوالکلام آزاد کا بھی ہے (۱۸۵۸-۱۸۸۸) اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ذی علم حضرات کو بخوبی آگاہی ہے کہ مولانا آزاد گوناگوں خوبیوں اور اوصاف کے حامل تھے۔ مؤرّخ تھے، ادیب تھے، خطیب تھے، انشاء پرداز تھے، اخبار نویس تھے، ان حیثیتوں کے ساتھ ان کی ایک حیثیت قومی لیڈر کی بھی تھی۔

قومی لیڈر کی حیثیت سے خاص کر مولانا آزاد قوم کی رہنمائی کے لحاظ سے ایک مخصوص مقام رکھتے ہیں۔ قوم کی قیادت کے تعلق سے قائد کو جن اوصافِ جمیلہ سے متّصف ہونا چاہئے تھا اُن تمام اوصاف کے مولانا حامل تھے یعنی یہ کہ ''وہ قائد بات بات میں الجھتا نہیں، پٹرول کی آگ کی طرح جلد بھڑکتا نہیں، انتقامی جذبہ سے اس کا سینہ بھرا ہوا نہیں ہوتا، وہ کان کا کچّا بھی نہیں ہوتا، وہ اپنے ہم نشینوں کی ہر بات کو حسن و قبح اور خیر وشر کی میزان میں تولے بغیر قبول نہ کرلے، اور ان سے ہمیشہ تعریفی کلمات اور خوشامدی باتوں کو ہی سننے کا آرزو مند نہ ہو''

معروف صحافی شورش کاشمیری (مُدیر چٹان لاہور) نے ایک کتاب 'ابوالکلام آزاد' کے نام سے لکھی ہے۔ یہ کتاب ۵۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب سے مولانا آزاد کے تعلق سے ایک اہم اقتباس خاکسار نقل کررہا ہے :

''مولانا آزاد ذکی الحس، شدید الاحساس اور نازک مزاج انسان تھے۔ اگر عمر کے ابتدائی اٹھارہ بیس سال ان کے لئے شوخ تھے تو اس کے بعد تمام زندگی یکساں رہے کہ ان کا وجود سراپا متانت تھا، بات چیت کی محفلوں میں شگفتہ ہوتے یا قرطاس وقلم کی صحبتوں میں۔ فرمایا۔ ''الہلال'' کے ابتدائی دَور میں بعض محرکات ایسے تھے کہ بعض اداروں کے معاملے میں قلم ذرا شوخ رہا لیکن پھر محسوس کیا کہ یہ راہ غلط ہے تو اس سے ہاتھ اُٹھالیا۔''

پھر آگے شورش کاشمیری لکھتے ہیں :-

''مولانا نے ایک دفعہ فرمایا کہ وہ لوگ جنہیں قدرت محاسن ومحامد سے نوازتی ہے ان کے مخالف ضرور ہوتے ہیں لیکن ایسے حریف لائق اعتناء نہیں ہوتے۔ انہیں جواب دینے سے جواب نہ دینا ہی بہتر ہے۔ آدمی مخالفوں سے اُلجھ کر کچھ پاتا نہیں کھوتا ہے۔''

(تلخیص کتاب ابوالکلام آزاد صفحہ ۸۸ تا ۹۷)

جماعت احمدیہ مسلمہ کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مولانا آزاد کی تصنیفات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایم ٹی اے کے ایک پروگرام میں حضور رحمہ اللہ نے مولانا آزاد کی معروف کتاب ''تذکرہ'' کے خوبصورت مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ :

''مولانا آزاد کی کتاب تذکرہ پڑھنے کے لائق ہے''

حقیقت یہ ہے کہ احمدیت سے مولانا آزاد اگرچہ وابستہ نہیں تھے مگر متاثر ضرور تھے یہی وجہ تھی کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر انہوں نے اپنے امرتسر سے نکلنے والے اخبار ''وکیل'' ۱۹۰۸ء میں حضور علیہ السلام کی خدماتِ اسلامی پر اک شاندار شذرہ لکھا، مولانا نے نہ صرف شذرہ لکھا بلکہ امرتسر سے لاہور آئے اور وہاں سے حضور علیہ السلام کے جنازہ کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔ (بحوالہ یارانِ کہن صفحہ ۴۲ مصنفہ عبدالمجید سالک)

مولانا آزاد کے خراجِ عقیدت کا سلسلہ صرف حضرت اقدس علیہ السلام تک ہی ختم نہیں ہوجاتا، کیونکہ مولانا آزاد جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ حکیم الامت حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی عبقری شخصیت سے بخوبی آگاہی رکھتے تھے اسی لئے حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی رحلت پر بھی مولانا ابوالکلام آزاد نے نہایت ہی وسعت قلبی کے ساتھ

ایک وجدانی کیفیت میں جو خراج عقیدت کے الفاظ رقم فرمائے ہیں وہ بھی لائق مطالعہ ہیں۔ وہ قیمتی اقتباس ماہنامہ البلاغ جلد ا نمبر ۲ جولائی ۱۹۱۴ء میں درج ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد یوں تحریر فرماتے ہیں :۔

"الوداع اے نور الدین !!"

''مجھے افسوس ہے کہ میں تحریک احمدیہ کے کاروانِ سالار حقائق معنوی کے نبّاض حکیم نورالدّین کی قلمی تعزیت میں سب سے پیچھے ہوں۔ ایک ایسی شخصیت جو وسعتِ علمی کے ساتھ زہدوتورّع کے عملی مظاہر کا گنجینہ تھی، اب ہم میں نہیں ہے۔ معارفِ دینیہ اور دقائق طیبہ کے ساتھ ایک پُروسعت مطالعہ کے امتزاج نے جو صحفِ آسمانی سے لے کر عام افسانوں پر محیط تھا نورالدین کو ایک ایسی اَوج نظر پر فائز کر دیا تھا جہاں نوعِ انسانی کے جذبات کے طلسم کا بھید آشکار ہو جاتا ہے یہی باعث تھا کہ اس کے معنیٰ پرور تکلم کا ایک ہلکا سا تموّج کسی مخالف کی فسوں پرور بلند آہنگیوں پر ایک مہر سکوت بن جاتا تھا اس کی تمام آب وگل جوشِ دینی اور وسعت علمی کا ایک پر مدرت مجموعہ تھی اور اس کی جہاں پیما تار نظر ایک پُر جذب کمند حکمت تھی اس کے حکیمانہ تجسّس نے کمالِ تورّع کے ساتھ مل کر لطائفِ سپہری کی آغوش اس کے لئے کھول دی تھی اور حکمت ازل کی کارسازیوں پر اس کا اعتماد سطحِ علمیت پر فائز ہو گیا تھا۔

اس کی آخری زندگی کا بیشتر حصہ تحریک احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہا ہے اور اس کے لیل ونہار ایسی جہد دینی کے پُرمشقت مظاہر میں وقف ہوئے ہیں بے شبہ جس پرخلوص ایثار اور شیفتہ پیوستگی کے ساتھ اس نے اپنے ہادی کا ساتھ دیا اس کی نظیر قدمائے اسلام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔ مسیحا گردوں نشیں ذات سے شائبہ مرگ کی وابستگی اور مہدی وعیسیٰ کے خصائص کا (مسیح کی وفات اور مہدی وعیسیٰ کے) ایک ذات میں اجتماع ہندی ارباب اسلام کے لئے آشوب شوریدگی اور اجتماع کا ایک تلخ پیام دیا تھا۔ اور جس پُرخروش شدّت کے ساتھ اہل اسلام کی جانب سے اس پُرغرابت نکتہ آفرینی کا تخالف ہوا وہ ایک آتش آفرین ادائے رعد کی طرح تھا۔ لیکن نورالدین کا پیمانِ عقیدت ہجوم مخالفت کی طوفان انگیزیوں کے باوجود بہ پیوستگی استوار تھا اور وہ ایک کوہِ گراں کی طرح برق جہندہ اور ابر فروشندہ کڑکتی بجلیوں اور گرجتے بادلوں کے سامنے یکساں پائے ثبات پر قائم تھا۔ اس کی پرخلوص استقامت سے بعید تھا کہ وہ یارانِ عمر تک اس سنگ آستاں سے جُدا ہوا جہاں اس کی پُرمحنت کاوشوں کو بالینِ آسائش ملی تھی۔ اگرچہ میں اپنے ادراک کو تحریک احمدیہ کی بعض نکتہ آفرینیوں کا ہم وفاق نہیں دیکھتا لیکن اس پُرگداز سوزشِ روحانی پر محوِ حیرت ہوں جس کے پُرتپش غلغلے میرے متحجر جذبات کو گریہ محبت سے آشنا کر گئے ہیں۔

نورالدین کی ذاتِ گرامی ہماری مادّی نگاہوں سے مستور ہے لیکن مساحتِ گیتی پر اس کی نقشِ پا بدستور ثبت ہے اور منزلِ استقامت کی جانب ہماری رہبری کر رہے ہیں۔

لطفِ ازل اس کی خاک پر عنبر بار ہو'

(بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی وجون ۲۰۰۴ء صفحہ ۷)

☆☆☆☆

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے لئے خواہشمند متوجہ ہوں

تمام امراء کرام وصدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت کا جذبہ رکھنے والے اور اپنی زندگیاں وقف کرنے کے خواہشمند اور حصول علم کی اعلیٰ استعداد رکھنے والے طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تحریری امتحان مورخہ ۲ راگست ۲۰۱۰ء بروز سوموار ہوگا۔ لہٰذا داخلہ لینے والے طلباء پرنسپل جامعہ احمدیہ کو خط لکھ کر جلد از جلد داخلہ فارم منگوالیں۔ پھر اس فارم کی تکمیل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکیٹ) صدر اور امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو ۳۰ جون ۲۰۱۰ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوادیں۔ فارم ہر لحاظ سے مکمل اور درست اور سندات قواعد کے مطابق پائے جانے پر تحریری امتحان کے لئے قادیان بلایا جائے گا۔ یہ اطلاع بذریعہ ٹیلیفون بھی کی جاسکتی ہے۔ رابطہ کے لئے ٹیلیفون نمبر ضرور لکھیں۔

شرائط داخلہ ::

(۱) درخواست دہندہ واقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔

(۲) تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو ۔میٹرک پاس امیدوار کی عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ 2+10 انٹر پاس کی عمر ۱۹ سال سے زائد نہ ہو۔

(۳) نور ہسپتال قادیان میں ماہر ڈاکٹر صاحبان کی ایک کمیٹی ہر طالب علم کا طبّی معائنہ کرے گی۔ ان کی طرف سے مثبت رپورٹ ملنے پر ہی داخلہ ہوگا۔ اگر دوران تعلیم بھی ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے طالب علم کی صحت کے متعلق منفی رپورٹ موصول ہوئی تو اس کا داخلہ بھی منسوخ کر دیا جائے گا۔

(۴) امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔

(۵) امیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔ داخلہ امتحان میں فیل ہونے یا طبی رپورٹ کے منفی ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔

(۶) اُمیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

(۷) تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے امیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

نصاب برائے داخلہ ٹیسٹ ::

(۱) قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

(۲) حفظ قرآن کریم کے لئے قرآن کریم کی آخری دس سورتیں۔

(۳) دینی معلومات کے لئے ''نصاب وقف نو'' (دفتر وقفِ نو کی طرف سے ۱۵-۱۶ سال کی عمر کے لئے جو شائع شدہ ہے)

(۴) انگریزی کا ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

(۵) اُردو چونکہ بہت سے صوبوں میں پڑھائی نہیں جاتی ہے اور نہ بولی جاتی ہے اس لئے داخلہ کے لئے اُردو جاننا ضروری نہیں البتہ طالب علم کے جائزہ کے لئے داخلہ ٹیسٹ میں اُردو کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔

ضروری نوٹ ::

ہندوستان کے تمام علاقہ جات میں میٹرک کے امتحانات مکمل ہو چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ امتحان ۲ /اگست ۲۰۱۰ء کو ہوگا۔ ان دو تین مہینوں میں خواہشمند اُمیدوار مقامی مبلغ و معلم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اُردو روانی سے لکھنا پڑھنا سیکھتے رہیں۔

داخلہ برائے حفظ قرآن ::

جامعہ احمدیہ قادیان میں مدرسہ تحفیظ القرآن بھی قائم ہے۔ اسکا تعلیمی سال بھی ۵ /اگست ۲۰۱۰ء سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں داخلہ لینے کے لئے درج ذیل شرائط ہیں۔

(۱) امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔

(۲) تعلیم کم از کم پانچویں پاس ہو۔

(۳) امیدوار کو ناظرہ قرآن مجید تلفظ سے پڑھنا آتا ہو۔

(۴) قوتِ حافظہ کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔ مثلاً کچھ حصہ ایک معین عرصہ میں یاد کرنے کے لئے بچے کو دیا جائے گا۔ ان شرائط پر پورا اُترنے والے کا داخلہ ہو سکے گا۔ بصورت دیگر بچے کو واپس جانا ہوگا۔

داخلہ سے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔

داخلہ فارم منگوانے اور پھر واپس بھجوانے اور دیگر معلومات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

Principal Jamia Ahmadiyya Qadian
Distt. Gurdaspur , Punjab, Pin :143516
Tel(0)01872-223873(H)
MObile:9876376447

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ اداریہ از صفحہ 5 احمدیت کے پروانوں کا خون بہانا اس باغ کی بیخ کنی یا مرجھا جانے پر منتج نہیں ہوگا (جیسا کہ دشمن کی یہی مذموم سازش ہے) بلکہ یہ خون اس باغ کی سیرابی کے لئے سنچائی کا کام دیگا۔ باغ کی سیرابی کے لئے تو پانی ہی کافی ہوتا ہے کجا یہ کہ اس کے پروانے اس کے لئے اپنا خون پیش کر دیں۔ اور جہاں تک دشمنان احمدیت کا سوال ہے اُن کو ہم یہی کہیں گے کہ ؎

تمہاری متاع جنوں اک اندھیرا
تمہارا کوئی نام ہے اب نہ چہرا
فقط شوقِ خنجر زنی سے ہے مطلب
تمہیں کوئی نسبت نہیں دین سے اب
کہ شیطاں کے دست نگر ہو چکے ہو

(عطاء المجیب لون)

حکایات سعدی

کام پیارکہ......

(سید سلیم احمد بھوٹان)

میں نے ایک شہزادے کے متعلق سنا کہ چھوٹے قد کا اور بدصورت تھا اوراس کے دوسرے بھائی لمبے قدوالے اور خوبصورت تھے۔ایک دفعہ باپ نے اُسے کراہت اور حقارت کی نظر سے دیکھا۔ بیٹے نے عقلمندی اور دانائی سے معلوم کرلیا اور کہا اے باپ چھوٹے قدوالا عقلمند، لمبے قد والے بےوقوف سے بہتر ہے کیونکہ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے اس کی قیمت زیادہ ہوتی ہے بکری پاکیزہ ہے اور ہاتھی مردار۔

زمین کے سب پہاڑوں سے چھوٹا طور پہاڑ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا مرتبہ بہت بڑا ہے کیا تُو نے وہ بات سُنی جو ایک کمزور دانا نے ایک موٹے بیوقوف سے کہی :

ایک عربی گھوڑا اگر کمزور بھی ہو تو وہ گدھوں کے طویلہ سے اچھا ہے۔ باپ ہنس پڑا اور ارکان دولت نے ان باتوں کو پسند کیا مگر بھائی سخت ناراض ہوئے۔جب تک آدمی بات نہ کرے اس کے عیب اوراس کی خوبیاں چھپی رہتی ہیں۔جنگل کے متعلق یہ خیال نہ کرنا کہ وہ خالی ہے شاید کوئی چیتا سویا ہوا ہو۔

میں نے سنا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ پر ایک سخت دشمن نے حملہ کیا جب دونوں طرف سے فوجیں مقابلہ کیلئے آمنے سامنے ہوئیں تو سب سے پہلے جو شخص میدان میں اُترا وہ وہ لڑکا تھا اور کہتا تھا :

میں وہ شخص نہیں ہونگا کہ لڑائی کے دن تُو میری پیٹھ دیکھے (میں پیٹھ دکھا کر بھاگ نہ جاؤنگا) میں وہ ہوں کہ خاک اور خون کے درمیان تُو میرا سر دیکھے گا۔ کیونکہ جو شخص لڑتا ہے وہ صرف اپنے خون سے کھیلتا ہے۔اور جو بھاگ جاتا ہے وہ ایک لشکر کا خون کرتا ہے۔یہ کہہ کر اُس نے دشمن کی فوج پر حملہ کردیا اور چند تجربہ کار آدمیوں کو قتل کرڈالا جب باپ سامنے آیا۔خدمت کی اور زمین چوم کر کہنے لگا :

اے بادشاہ جسے میرا وجود بدصورت دکھائی دیتا ہے خبردار! موٹاپے کو ہرگز خوبی خیال نہ کرنا (یہ ہرگز خیال نہ کرنا کہ موٹا ہونا کوئی خوبی کی بات ہے) لڑائی کے دن پتلی کمر والا گھوڑا کام آتا ہے نہ کہ پلا ہوا بیل۔

کہتے ہیں کہ دشمن کی فوج بےشمار تھی اور یہ تھوڑے۔بعض لوگوں نے بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ بیٹے نے نعرہ مارا اور کہا اے بہادرو کوشش کرو تا عورتوں کا لباس نہ پہنو۔اس کے یہ کہنے سے سواروں میں دلیری بڑھ گئی سب نے مل کر حملہ کیا اور میں نے سنا کہ اُسی دن انہوں نے دشمن پر فتح پالی۔ باپ نے اس کا منہ اور سر چوما اور اس سے بغل گیر ہوا اور ہر روز اس کی طرف زیادہ توجہ دینے لگا حتیٰ کہ اس کو اپنا ولی عہد بنالیا۔ بھائیوں نے حسد کیا اوراس کے کھانے میں زہر ملا دیا اس کی بہن نے دریچے میں سے دیکھ لیا۔اس نے کھڑکی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ لڑکے نے بھانپ لیا اور کھانے سے ہاتھ اُٹھالیا اور کہا کوئی شخص اُلو کے سایہ تلے آنا پسند نہیں کرتا اگرچہ ہما جہاں سے معدوم ہوجائے۔

باپ کو اس حال کی اطلاع دی گئی اس نے اس لڑکے کے بھائیوں کو بلا کر مناسب تنبیہہ کی اور ہر ایک کو سلطنت کا ایک مخصوص علاقہ دے کر فتنہ مٹا دیا۔اور جھگڑا دُور کردیا کیونکہ دس فقیر ایک گودڑی میں سو رہتے ہیں مگر دو بادشاہ ایک سلطنت میں نہیں سما سکتے۔اگر کوئی نیک آدمی نصف روٹی کھاوے تو دوسری نصف فقیروں کو دے دیتا ہے اور اگر کوئی بادشاہ سارے جہاں کو فتح کرلے تو پھر بھی ایک اور ملک کے فتح کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔

نوٹ :ہمیں بھی حقارت اور کراہت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور لوگ اپنی خیر اسی میں سمجھتے ہیں کہ رُوئے زمین پر ہمارا کوئی متنفس ان کو نظر نہ آئے لیکن اگر ہم لوگ شیطان اور رحمٰن کی آخری جنگ میں مردانگی کا حق ادا کریں اور دعوت الی اللہ کے میدان کارزار میں سے بزدلوں کی طرح بھاگ نہ جائیں بلکہ عملی کارناموں سے اپنے مالک حقیقی کو خوش کردیں تو یقیناً وہ ہم سے اس سے کہیں زیادہ اچھا سلوک کرے گا جو اس بادشاہ نے اپنے لڑکے سے کیا۔

پس آؤ آج ہی سے ہم اپنے اس فرضِ منصبی کی ادائیگی میں دل و جان سے منہمک ہوجائیں تا اللہ تعالیٰ ہمارے اخلاص کو دیکھ کر اس رحمانی فتح کے دن کو قریب سے قریب تر کردے۔اے خدا تو ایسا ہی کر۔آمین۔

طبی کالم:

لیموں کے فوائد

(از نصیر احمد عارف قادیان)

خدا تعالیٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں جس کا احاطہ انسان ہرگز نہیں کرسکتا۔ دنیا میں بے شمار پھل پھول اور پودے پائے جاتے ہیں جن کی اپنی اپنی جگہ اہمیت اور افادیت ہے ۔خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ :-

''پس تم خدا تعالیٰ کی کس کس نعمت کا انکار کروگے''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ ؎

کیا عجب رکھے ہیں تُو نے ہر ایک ذرہ میں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

پس خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت 'لیموں' ہے جو صحت کے لئے ایک ٹانک ہے اور خدا تعالیٰ کا انسانوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔

یہ بے شمار خوبیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں اس کا پودا ایک ڈیڑھ میٹر لمبا ہوتا ہے اور گولائی میں پھیل جاتا ہے لیموں کی دو اقسام ہیں ایک عام قسم اور ایک کاغذی لیموں اس کا پودا عام گھروں میں لوگ لگاتے ہیں۔

لیموں کا تصور کرتے ہی جسم میں تازگی اور فرحت کا احساس ہوتا ہے۔ گرمیوں میں معدہ اور جگر کی گرمی سے بچنے کے لئے اس کا شربت پیا جاتا ہے ۔اس کا شربت دل کو طاقت اور فرحت بخشتا ہے۔ گرمیوں میں لیموں کا استعمال بڑھ جاتا ہے اور لوگ کثرت سے اس کا شربت یعنی شکنجوی بنا کر پیتے ہیں جو گرمیوں کی کئی بیماریوں سے انسان کو بچاتا ہے لیموں کا اچار نہایت ہی لذیذ بنتا ہے اس کے تصور سے ہی منہ میں پانی بھر آتا ہے ۔اس کا اچار عام گھروں میں بھی بنایا جاتا ہے اور بازار سے بھی بنا بنایا مل جاتا ہے اس کا اچار کھانے سے معدہ اور ہاضمہ درست رہتا ہے لیموں کا رس سلاد پر ڈال کر کھانے سے سلاد کا مزہ دوبالا ہوجاتا ہے لیموں کا استعمال اکثر کھانوں کی لذت بڑھانے کے لئے کیا جاتا ہے بریانی میں اس کے رس کو خاص اہمیت حاصل ہے اس کے رس کے بغیر بریانی ادھوری رہ جاتی ہے اور اس میں لذت پیدا نہیں ہوتی اس کا رس نچوڑنے کے بعد اس کے چھلکوں کو پھینکنے کی بجائے اس کا اچار بنایا جاسکتا ہے یا پھر ان کو سکھا کر پاؤڈر بنالیں اور اسمیں کالا نمک اور زیرہ ملالیں تو بہترین چورن بن جاتا ہے جو ہاضمہ کی خرابیاں دُور کرتا ہے اگر آپ کے مسوڑھوں میں درد اور سوزش ہے اور خون آتا ہے تو اس کے رس میں سرسوں کا تیل ملا کر دانتوں پر ملیں انشاء اللہ آرام ہوگا۔ لیموں کے رس کا ایک چمچ اور شہد کا ایک چمچ ملا کر پینے سے گلے کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں لیموں کے استعمال سے قبض کی بیماری نہیں ہوتی اگر آپ تین چمچ لیموں کا پانی اور ایک گلاس دودھ لیں اور دونوں کو ملا کر فوراً پی لیں اور دودھ نہ پھٹنے پائے تو یہ بواسیر کا بہترین علاج ہے۔ پچاس گرام اجوائن لیں اور اسے سات دن لیموں کے پانی میں تر رکھیں اور آٹھویں دن سکھالیں اور روزانہ چٹکی بھر پھانک لیں تو یہ آپ کے لئے طاقت کا ایک خزانہ ہے۔ یہ چٹکی آپ کے دل جگر معدہ اور آنتوں کو طاقت دے گی اور آپ خود میں ایک فرحت محسوس کریں گے ۔لیموں کے دو ٹکڑے کر کے منہ پر ملیں اس سے کیل مہاسے دُور ہوجائیں گے اور چہرے پر رنگت آجائے گی۔

پس لیموں بے شمار بیماریوں کو بھگاتا ہے اس کو کھانے میں کثرت سے استعمال کرنا چاہئے ۔اچار کے شوقین حضرات اس کا اچار استعمال کریں اور اسے ڈائننگ ٹیبل کی زینت بنائیں اس سے آپ کا کھانا بھی صحیح ہضم ہوگا اور آپ گیس اور بدہضمی سے بھی بچیں گے ۔اس کی شکنجوی گرمیوں میں روزانہ استعمال کریں یہ آپ کو لُو سے بچائے گی اور آپ کو تندرست و توانا بنائے گی۔

گرمیوں میں پیاز زیادہ استعمال کرنا چاہئے اور اگر اس پر لیموں نچوڑ لیں تو مزہ بھی دوبالا ہوگا اور تپش اور لُو سے بھی آپ بچے رہیں گے۔

شادی بیاہ کی رسموں کی تقریبات کے بارہ میں
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ترین ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شادی بیاہ کی رسموں کی تقریبات کے بارہ میں ایک تازہ ترین ارشاد موصول ہوا ہے۔حضور انور نے فرمایا :-

’’میں نے شادی بیاہ کی رسموں کے بارہ میں اپنے ۱۵ جنوری ۲۰۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں جن امور کا ذکر کیا تھا،ان کی پابندی کروائیں۔مہندی کی رسمیں گھر کی چار دیواری میں سہیلیوں کی حد تک کرنے کی اجازت میں نے دی ہے۔اس میں ہر جگہ یہ مدنظر رہے کہ آوازیں اتنی زیادہ اونچی نہ ہوں کہ گھر سے باہر نکلیں۔مجھے پتہ چلا ہے کہ آج کل ڈیک بھی اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔شادی بیاہ کے گیتوں وغیرہ کے لئے ساؤنڈ سسٹم استعمال نہیں ہونا چاہئے۔

بعض دوسری بدرسوم جیسے دودھ پلانا اور جوتی چھپانا وغیرہ جو ہیں یہ بھی سب ختم کروائیں اور ہر فرد جماعت کو اس بارہ میں متنبہ کر دیں کہ آئندہ اگر مجھے کسی کی بھی ان رسموں کے بارہ میں شکایت آئی تو اس کے خلاف تعزیری کاروائی ہوگی۔

جماعتی عہدیداران بھی میری ان ہدایات پر عمل درآمد کے ذمہ دار ہیں۔اگر کہیں کوئی ایسی شادی ہو تو وہ ان کی پابندی کروائیں ورنہ وہاں سے اٹھ کر آجائیں پہلے شوریٰ میں بھی ان امور پر غور و فکر کے بعد سفارشات آتی رہی ہیں لیکن اب ان سب باتوں کی بلاتفریق پوری طرح سے پابندی ضروری ہے اور یہ کام ذیلی تنظیموں کا بھی ہے اور جماعتی نظام کا بھی کہ ہر حال میں بدعات اور بدرسومات سے بچنے کے لئے جماعتی روایات اور ہدایات کی مکمل پابندی کروائیں۔اللہ توفیق دے۔آمین۔‘‘

(بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مارچ اپریل صفحہ ۱۹)

KANNUR CITY CENTRE

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

شجرکاری کے فوائد اور ان کی دیکھ بھال

(نورالدین نوری زعیم حلقہ مبارک)

درخت اور اس کے فوائد:

آکسیجن کے بغیر ہم ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ کوئی بھی جاندار آکسیجن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ درخت آکسیجن بناتے ہیں اور ہوا میں بکھیر دیتے ہیں۔ آکسیجن کو ہم سانس کے ذریعہ سے اندر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو زندہ رکھتے ہیں۔

کاربن ڈائی آکسائڈ ہمارے ماحول کو زہریلا بناتی ہے۔ درخت اس کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کر لیتا ہے اور ہمارے آس پاس کے ماحول کو صاف رکھتا ہے۔ درخت ہمیں بہت زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ پھل، پھول، لکڑی اور ایندھن بھی مہیا کرتا ہے۔ گرمی میں وہ سورج کی شعاعوں کو جذب کرتا ہے اور ہمیں ٹھنڈک دیتا ہے۔ درخت کی وجہ سے بارش ہوتی ہے درخت ہی پانی کے تیز بہاؤ کو روکتا ہے اور سیلاب کو بھی روکتا ہے۔ اور درخت کے ذریعہ سے ہی ہمیں صاف پانی مہیا ہوتا ہے اور یہ صاف پانی جھرنوں کے ذریعہ بہتا رہتا ہے۔ درخت مٹی کو بھی بچاتا ہے اور مٹی کو زرخیز بناتا ہے اور یہ ہماری کھیتی کے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔ پیڑ اپنی زمین کو اپنے پتوں کے ذریعہ سے زرخیز بناتا ہے۔ درخت کے گرے ہوئے پتوں سے ہمارے لئے نئی مٹی بنتی ہے۔ اکثر جنگلی اشیاء درخت سے ہی بنتے ہیں۔ اگر یہ درخت اور پیڑ پودے نہ ہوں تو ہماری زندگی میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں۔

اس لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ پودے لگانے چاہئیں ہمیں اپنے گھروں کے اردگرد پورے لگانے چاہئیں اور ہمیں اپنے گاؤں کے آس پاس پودے لگانے چاہئیں۔ ہمیں راستہ کے دونوں اطراف پودے لگانے چاہئیں۔ ہمیں اپنے کھیتوں کے اطراف پودے لگانے چاہئیں۔ ہمیں جہاں ہم رہتے ہیں اس کے اردگرد ہر خالی جگہ پر پودے لگانے چاہئیں اور ہمیں لوگوں کو بھی اس بات کے لئے توجہ دلانی چاہئے کہ وہ بھی پودے لگائیں۔

پلانٹیشن کے لئے ان کا چناؤ:

ہمیں موسم اور زمین کے حساب سے ہی کسی جگہ کو درخت لگانے کے لئے چننا چاہئے۔ سمندر کے کنارے والے علاقوں میں ناریل کے درخت زیادہ اچھے اُگتے ہیں۔ اور تالاب کے پاس کے علاقوں میں پلاٹین کے درخت زیادہ اچھے پھلتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کس درخت کے لئے کون سی جگہ زیادہ فائدہ مند رہتی ہے اور اس کا پتا لگانے کے لئے ہمیں ماہرین سے اپنی مٹی کا جائزہ کروانا چاہئے اور ان کے کہے کے مطابق ہی درخت اُگانے چاہئیں۔ اُگائے جانے والے پودوں کو حکومت کی طرف سے بنائی نرسری میں اکٹھا کئے جانے کا انتظام ہونا چاہئے جو کہ ماہرین سے مشورہ کر کے اکٹھے کئے جائیں۔

درختوں کو لگانے کے لئے صحیح وقت:

عام طور پر برسات کا موسم پیڑوں کو لگانے کے لئے سب سے اچھا ہوتا ہے۔ زیادہ تو پورے برسات کے موسم میں اچھے پھلتے پھولتے ہیں لیکن پھر بھی ہمیں حکومت کے ایگریکلچر ماہرین سے درختوں کو صحیح وقت میں لگانے کی صلاح لینی چاہئے۔

بعد میں کی جانے والی ضروری دیکھ بھال:

صرف پیڑوں / درختوں کو لگا دینا ہی کافی نہیں کیونکہ لگائے ہوئے درخت کسی بھی وجہ سے برباد ہو سکتے ہیں یا کئے جا سکتے ہیں۔ جانوروں کے ذریعہ یا پھر پانی کی زیادہ یا صحیح مقدار نہ ملنے کی وجہ سے یہ مر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں انہیں لگانے کے بعد ان کی صحیح دیکھ بھال کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے۔ ہمیں نئے اُگائے اور نئے لگائے پودوں کی طرف خاص دھیان دینا چاہئے۔

انسانوں اور جانوروں کی اس دنیا کو بچانے کے لئے ہمیں ہمیشہ نئے درخت لگاتے رہنا چاہئے۔ یہی نہیں بلکہ پیڑ لگانا اور پھر ان کی دیکھ بھال کرنا دل کو خوشی بھی دیتا ہے۔ ہم چاہیں تو پیڑ لگانے اور ان کی دیکھ بھال اور صحیح دیکھ ریکھ سے ایک انوکھی

خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔ طالب علموں اور طالبات کو تو اپنے اسکول اور مدرسوں کی کمپاؤنڈس میں، سامنے کے صحن میں، پیچھے، اور میدانوں کے کناروں میں، اور اپنے گھروں اور ان کے آس پاس کی جگہوں میں جہاں تک مناسب ہو سکے زیادہ سے زیادہ پیڑ لگانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ طالب علموں کو خاص طور پر اپنے پڑوسیوں کو نئے درخت لگانے اور ان کی حفاظت اور دیکھ بھال کرنے کے بارے میں اور ان کی اچھائیوں کے بارے میں ضرور بتانا چاہئے۔

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
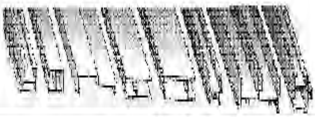
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم
مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝
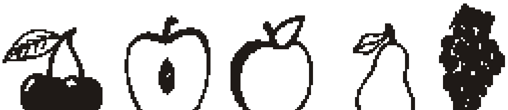
AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

آسنور: (غلام علی نائک قائد مجلس) مورخہ ۱۳ اپریل کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔اس جلسہ کی صدارت مکرم بشارت احمد ڈار صاحب امیر زون اننت ناگ نے کی۔مکرم مولوی ظفر اللہ صاحب نے تقریر کی۔علاوہ ازیں اس ماہ دو تربیتی جلسے بھی منعقد کئے گئے۔

یادگیر: (ازمصور احمد ڈنڈوتی قائد مجلس) مورخہ 25 اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم ومحترم اسداللہ سلطان غوری صاحب زونل و مقامی امیر جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب،مکرم طاہر احمد اماپوری معلم سلسلہ،مکرم رفیق اللہ خان صاحب اور مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں ۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

موس بنی مائنز: (طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۳ مارچ کو بصدارت مکرم محمد اعظم صاحب سیکریٹری مال جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا ۔مکرم مفیض احمد خان معلم سلسلہ اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

موگا: (محمد طفیل احمد سرکل انچارج) ماہ اپریل میں موگا سرکل میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ان دونوں جلسوں میں پروگرام کے مطابق عناوین پر مبلغین و معلمین اور احباب جماعت نے تقاریر کیں بفضلہ کثیر تعداد میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب نے بھی ان جلسوں میں شرکت کی۔جلسوں کے بعد شاملین جلسہ کی تواضع بھی کی گئی۔درج ذیل جماعتوں میں یہ جلسے منعقد کئے گئے:

تھراج۔رامابلاسپور۔صانو والا۔کوٹکپورہ۔ چڑک۔ابلو۔ راماں منڈی۔ کھمبارہ۔سنگھپورہ۔

بنگلور: (طارق احمد مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۳ مارچ کو زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب،مکرم ونیش عبدالرشید صاحب،مکرم محمد عرفان اللہ خان،مکرم فاروق احمد صاحب،مکرم محمد وجیہ اللہ صاحب،مکرم عظمت اللہ قریشی صاحب اور خاکسار نے مختلف سیرتی موضوعات پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کا پروگرام ہوا جس میں اطفال نے نظمیں اور تقاریر وغیرہ پیش کیں۔ جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولانا محمد کلیم خان مبلغ انچارج نے کی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔جلسہ کے بعد حاضرین جلسہ کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

ممبئی: (شیخ اسحاق سرکل انچارج) مورخہ ۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ مشن ہاؤس میں ممبئی سینٹرل کی جانب سے خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سید احسن احمد اور مکرم شیخ عالم صاحب نے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔جلسہ کے بعد حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔ اسی طرح مورخہ ۲۶ مارچ کو ممبئی کا مشترکہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت محترم محمود احمد صاحب سمیع اللہ صدر جماعت احمدیہ ممبئی منعقد ہوا۔مکرم شکیل احمد زعیم انصاراللہ،مکرم پرویز احمد خان سیکریٹری دعوت الی اللہ اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔جلسہ کے بعد حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔اسی طرح اس جلسہ میں سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد کی گئی۔اسی طرح جماعت احمدیہ ساونت واڑی اور پونا میں بھی جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔

وڈمان: (ایم مقبول مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۳ کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ وڈمان کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔مکرم مسعود احمد صاحب،مکرم سید مبشر الدین صاحب،مکرم فضل الدین صاحب،مکرم محمد عثمان صاحب،عزیز عرفان الدین،عزیز زبیر احمد اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ملکی رپورٹیں

یادگیر: (از مصور احمد ڈنڈوتی قائد مجلس) مورخہ 10 اپریل تا 17 اپریل ہفتہ تربیت منعقد کیا گیا جس میں کل چھ تربیتی جلسے منعقد کئے گئے جن میں مقررین نے اہم تربیتی امور کی طرف احباب کو متوجہ کیا۔

وڈمان محبوب نگر: (ایم مقبول مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ اپریل کو مشترکہ جلسہ سیرۃ النبی اور تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا اس اجلاس کی صدارت مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت نے کی۔عزیز فیروز احمد،مکرم محمد عثمان اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کرڈاپلی: (از میر عبدالحفیظ سرکل انچارج) مورخہ ۲۹ مارچ کو تربیتی جلسہ منعقد ہوا جسکی صدارت مکرم سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے کی۔مکرم مولوی جمال شریعت صاحب مبلغ سلسلہ، خاکسار اور مکرم عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پنکال: (از میر عبدالحفیظ سرکل انچارج) مورخہ ۳۰ مارچ کو مکرم و محترم کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید قادیان کی صدارت میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد،مکرم سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اور مکرم مولوی جمال شریعت صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔صدارت خطاب میں صدر اجلاس نے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔جلسہ کے آخر پر کوئز کے رنگ میں جلسہ میں پیش کی گئی تقاریر کے بارے میں ایک مختصر سا سوال جواب کا پرگرام بھی کرایا گیا۔

ریشی نگر: (از بشارت احمد گنائی سیکریٹری عمومی) ماہ اپریل میں دو وقار عمل کئے گئے جن میں سے ایک وقار عمل مثالی بھی تھا۔علاوہ ازیں دو تربیتی اجلاسات بھی منعقد کئے گئے۔مورخہ ۱۶ اپریل سے ہفتہ اطفال بھی منعقد کیا گیا جس میں اطفال میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔اور نمایاں پوزیشن لینے والوں کو انعامات بھی دئے گئے۔

بالاسور اُڑیسہ: (ظہور الدین خان صدر جماعت) مورخہ ۷ اپریل کو بالاسور میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔اس جلسہ میں کثیر تعداد میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔جلسہ زونل امیر بھدرک زون مکرم عبدالقادر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔کئی معزز سیاسی اور مذہبی شخصیات نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔جماعتی علماء مکرم مولانا کریم الدین شاہد ناظم ارشاد وقف جدید،مکرم مولانا سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین،مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے تقاریر کیں۔اس جلسہ کے دواران ہی جماعت کی طرف سے عطیہ خون دینے کا کیمپ بھی منعقد کیا گیا جس میں ۱۷ خدام نے عطیہ خون پیش کیا۔اسی طرح مفت health camp بھی لگایا گیا جس میں لوگوں کو free دوائی دی گئی۔اس جلسہ کے جملہ پروگراموں کی اخبارات میں بھی تشہیر کی گئی۔

کنویرو: (شیخ منان قائمقام سرکل انچارج گوداوری) مورخہ ۲۸ اپریل کو مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے اس جماعت میں مسجد کا افتتاح کیا۔مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی موصوف کے ہمراہ تھے۔مسجد کے افتتاح کے بعد تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب نے آداب مسجد اور حقوق کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی۔بعد نماز ظہر وعصر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے قائدین ونمائندگان کرام کے ساتھ میٹنگ کی جن میں موصوف نے خدام الاحمدیہ کے تحت آنے والے تمام شعبہ جات کو فعال کرنے کی ہدایت کی۔اس کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے معلمین کرام کے ساتھ میٹنگ کی اور اُن کو ضروی امور کی طرف توجہ دلائی۔

بنگلور: (طارق احمد مبلغ سلسلہ) مورخہ ۱۸ اپریل کو محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کی صدارت میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب،مکرم محمد عبیداللہ قریشی صاحب اور مکرم مولوی محمد کلیم خان

صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ممبئی: (شیخ اسحاق سرکل انچارج) ماہ مارچ میں مکرم منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے سرکل ھٰذا کا دورہ کیا اور صدر صاحبان، مبلغین کرام، معلمین کرام کے ساتھ میٹنگ کر کے ضروری ہدایات دیں۔مورخہ ۱۰ مارچ کو مشن ہاؤس میں تربیتی جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں سوال جواب کی مجلس بھی منعقد ہوئی۔اسی طرح اس دورہ کے دوران مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب صدر جماعت ساونت واڑی کے مکان پر تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔اس دورہ کے دوران مکرم سفیر احمد صاحب شمیم، مکرم عقیل احمد سہارنپوری اور خاکسار نے کمیشنر آف پولیس ممبئی، DGP مہاراشٹرا اور ATS چیف سے ملاقات کی۔ان اہم شخصیات کو جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔بعد نماز جمعۃ المبارک ہماری دعوت پر IG صاحب مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں موصوف کی ملاقات مکرم منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح ارشاد سے کرائی گئی۔مکرم منیر احمد خادم صاحب نے موصوف کے سوالات کے جوابات دئے۔اسی طرح موصوف کو قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔

تیماپور: (قائد مجلس) مورخہ ۲۰ اپریل کو ایک وقار عمل کیا گیا جس میں جملہ خدام واطفال نے شرکت کی۔

سُردا: (طفیل احمد شہباز سرکل انچارج) مورخہ ۷ اپریل کو بصدارت مکرم شیخ فاروق احمد صاحب زونل امیر رانچی زون بعد نماز عصر تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں خاکسار نے تربیتی موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حلقہ مبارک قادیان: (نور الدین نوری زعیم حلقہ) مورخہ ۹ مئی کو ایک تفریحی ٹور وکلوجمیعا منعقد کرنے کی توفیق ملی۔یہ ٹور بمقام پیڈ پتن تک کا تھا۔اس ٹور میں حلقہ مبارک سے کل ۲۲ خدام نے شرکت کی جو کہ اس وقت نویں اور دسویں کلاسز میں زیر تعلیم ہیں۔اسی طرح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مہتمم مقامی کو بطور مہمان خصوصی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔دونوں بزرگان نے خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے اس ٹور میں شرکت کی۔

کشمیر زون نمبر 1: (عبد القیوم ناصر زونل قائد) مورخہ ۴ اپریل کو اس زون نمبر 1 کی جانب سے جماعت احمدیہ کوریل میں ایک سیمینار زیر عنوان ''آنحضرت ﷺ بحیثیت پیامبر امن'' منعقد ہوا۔اس سیمینار میں زون کی مجالس سے تقریباً ۸۰ خدام نے شرکت کی افتتاحی تقریب مکرم بشارت احمد ڈار زونل امیر کی صدارت میں منعقد ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے سیمینار کے موضوع پر کچھ روشنی ڈالی۔صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں خدام کو زریں نصائح کیں۔اس کے بعد زیر صدارت مکرم سید عبد الشکور صاحب سابق زونل قائد سیمینار کا آغاز ہوا۔تین گھنٹے تک سیمینار جاری رہا۔ریشی نگر، آسنور، کوریل، اور محمود آباد کے ۱۲ خدام نے اپنے مقالہ جات پڑھے۔آخر پر محترم صدرِ پروگرام نے بھی اس موضوع پر روشنی ڈالی اور دُعا کے ساتھ یہ روحانی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جڑچرلہ: (شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۸ اپریل کو زیر صدارت مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ومحترم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید نے خطاب فرمایا۔موصوف نے تربیت کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے مؤثر خطاب فرمایا۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

درخواست دُعا

مکرم عبد الغنی راتھر صاحب ناصر آباد کشمیر والدین کی صحت و سلامتی وتندرستی، بیوی بچوں کی صحت وتندرستی کے لئے، ایک بچہ وقف زندگی ہے اُس کی احسن رنگ میں تربیت کی توفیق پانے کے لئے اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے ہمیشہ حفظ وامان میں رہنے کے لئے قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

اعانت مشکوٰۃ:-/110 (مینیجر مشکوٰۃ)

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490018854
040-24410860

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

Mansoor ✆9341965930 — Love for All Hatred For None — Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھٰذا کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر: 20962 مَیں مبین احمد کے ولد مکرم کے بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن مریا کنی ڈاکخانہ تروواڑام کو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.4.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/350 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :جے این وسیم احمد　　　العبد:مبین احمد کے　　　گواہ :وی عبدالناصر

وصیت نمبر: 20963 مَیں اے کے عمر فاروق ولد مکرم احمد کبیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن تروپور ڈاکخانہ تروپور ضلع تروپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.09.1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ایم شاجہان　　　العبد:اے کے عمر فاروق　　　گواہ :کے نذیر احمد

وصیت نمبر: 20964 مَیں ہاجرہ زوجہ مکرم اے کے عمر فاروق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن تروپور ڈاکخانہ تروپور ضلع تروپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.09.1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ:حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔زیور طلائی بالیاں ایک جوڑی چار گرام۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ایم شاجہان　　　الامۃ:ہاجرہ　　　گواہ :اے کے عمر فاروق

وصیت نمبر: 20965 مَیں امۃ القیوم نصرت بنت مکرم محمد مظاہر حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2009.8 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد مظاہر حسن　　　الامۃ:امۃ القیوم نصرت　　　گواہ :عرفان احمد

وصیت نمبر: 20966 مَیں دلشاد خان ولد مکرم سکندر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی باڑی عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:زمین ساڑھے آٹھ بیگھہ۔میرا گزارہ آمد از کھیتی باڑی سالانہ -/21600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رحمن خان مبلغ سلسلہ　　　العبد:دلشاد خان　　　گواہ :حنیف خان صدر جماعت

وصیت نمبر: 20967 مَیں حفیظ احمد گجراتی ولد مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدرانجمن عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان

ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.5.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4586 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد انور احمد　　　العبد: حفیظ احمد گجراتی　　　گواہ :ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر: 20968 مَیں ثناء اقبال بنت مکرم اقبال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان ،طالبہ عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.6.2009 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: چین ایک عدد۔چین + پینڈل ایک عدد۔مزید چین + پینڈل ایک عدد-انگوٹھی ایک عدد۔بالیاں چھ عدد۔چوڑیاں دو عدد۔کل وزن ستر گرام۔غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عبدالحمید کریم　　　الامۃ: ثناء اقبال　　　گواہ :مقصود احمد بھٹی

وصیت نمبر: 20969 مَیں منور احمد ولد مکرم کنہا احمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن thiruvannur ڈاکخانہ thiruvannur ضلع کوزی کوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.09.2 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000-AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عبدالرحمن پی　　　العبد: منور احمد　　　گواہ :عبدالسلام سی جی

وصیت نمبر: 20970 مَیں پی عبدالناصر ولد مکرم عبدالکریم این صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5100-AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :پی عبدالنافع　　　العبد: پی عبدالناصر　　　گواہ :اعجاز الحق

وصیت نمبر: 20971 مَیں عبدالواجد خان ولد مکرم غوث خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن دبئی ضلع یو اے ای بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000-AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عبدالسلام سی جی　　　العبد: عبدالواجد خان　　　گواہ :نعیم احمد

وصیت نمبر: 20972 مَیں محمد عبدالمجید ولد مکرم محمد عبدالباسط صاحب قوم احمدی مسلمان ،طالب علم ،عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ضلع یو اے ای بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.8.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/100 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد عبدالرافع　　　العبد: محمد عبدالمجید　　　گواہ :محمد عبدالباسط

وصیت نمبر: 20973 مَیں صادق علی ولد مکرم ماہین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن کالیکاوِلا ڈاکخانہ کالیکاوِلا ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.09.4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :صدیق کومنشیری　　　العبد: صادق علی　　　گواہ :منور احمد ناصر

وصیت نمبر: 20974 مَیں سعادت احمد گلبرگی ولد مکرم بشیر احمد گلبرگی صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن جڑ چرلہ ڈاکخانہ جڑ چرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.08.4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ .... -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عبدالمناف　　　العبد: سعادت احمد گلبرگی　　　گواہ :سید افتخار حسین

وصیت نمبر: 20975 مَیں بشریٰ خاتون زوجہ مکرم محمد ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن جڑ چرلہ ڈاکخانہ جڑ چرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.4.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی:: کان کی بالیاں دو عدد، نیکلس ایک عدد کل وزن پچیس گرام موجودہ قیمت سینتیس ہزار روپے۔ مزید طلائی زیور وزن پانچ گرام قیمت سات ہزار پانچ صد روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند سات ہزار ایک سو ایک روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عبدالمناف بنگالی　　　الامۃ: بشریٰ خاتون　　　گواہ :سید افتخار حسین

وصیت نمبر: 20976 مَیں نصرٌ من اللہ ولد مکرم ذوالفقار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.11.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ایک دُکان کررہا ہوں جس سے ماہانہ 1000 روپے آمد ہوتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4114 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :طاہر احمد چیمہ　　　العبد: نصرٌ من اللہ　　　گواہ :شریف احمد

وصیت نمبر: 20977 مَیں فرحانہ اِرم بنت مکرم سید سہیل احمد اطہر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.11.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی جائیداد منقولہ:: زیورات طلائی:: چین وزن 3.230 گرام قیمت -/3940 روپے۔ رِنگ 2.130 گرام قیمت -/2726 روپے۔ رنگ وزن 3.150 گرام قیمت -/4032 روپے۔ لاکٹ وزن 1.590 گرام قیمت -/1940 روپے۔ کانٹے ایک جوڑی وزن 3.160 گرام قیمت -/4045 روپے۔ کوکا قیمت -/300 روپے۔ میزان 16,983 روپے۔ زیورات نقرئی:: کل وزن 36.910 گرام قیمت -/720 روپے۔ غیر منقولہ جائیداد جب تقسیم ہوگی تو اطلاع کر دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش

ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　الامۃ: فرحانہ اِرم　　گواہ : نصرؐمن اللہ

وصیت نمبر: 20978 میں ناصر مظفر ولد مکرم محمد الیاس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن بارامار یبوسوریںام ضلع پارامار یلاس صوبہ سوریںام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.9.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ:: پلاٹ پانچ مرلہ بمقام قادیان قیمت تقریباً دو لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 450 امریکی ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : لئیق احمد مشتاق　　العبد: ناصر مظفر　　گواہ : شمشیر علی

وصیت نمبر: 20979 میں امتیاز احمد ولد مکرم شاہ محمد شکیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن آرہ ڈاکخانہ آرہ ضلع بھوجپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.6.2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے اس لئے کہ میں نے اپنی پشتینی مکان کا اپنا حصہ اپنے چھوٹے بھائی ناصر احمد سے اپنی اہلیہ کی بیماری کے علاج کے لئے مبلغ ایک لاکھ روپے میں 1998 میں بیچ دیا تھا اگر دفتر بہشتی مقبرہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس کا حصہ جائیداد مجھے دینا ہے تو میں راضی ہوں۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/15600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رضی احمد　　العبد: امتیاز احمد　　گواہ : شیخ اعجاز احمد

وصیت نمبر: 20980 میں اے پی انور احمد ولد مکرم بی حبیب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے عبدالسلام　　العبد: اے پی انور احمد　　گواہ : پی ایم نثار

وصیت نمبر: 20981 میں رشیدہ ظہیر زوجہ مکرم ایم بی ظہیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن مرکرہ ڈاکخانہ میڈی کیری ضلع کورگ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ:: حق مہر چالیس ہزار روپے بیس ہزار روپے وصول ہو چکے ہیں اور باقی بیس ہزار بذمہ خاوند ہیں۔ زیورات طلائی:: ہار تین عدد۔ کنگن چار عدد۔ ایک عدد چین۔ انگوٹھیاں چار عدد۔ بالیاں پانچ جوڑی۔ کل وزن ایک سو ساٹھ گرام۔ ایک نقرئی پازیب دس گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.2.09 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم اے بشیر احمد　　الامۃ: رشیدہ ظہیر　　گواہ : ایم بی ظہیر احمد

وصیت نمبر: 20982 میں محمود حسین چنہ کھار ولد مکرم سراج الدین صاحب چنہ کھار قوم احمدی مسلمان پیشہ موٹر سائکل میکانک عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ میں نقد ڈھائی لاکھ روپے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا

ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری العبد:محمود حسین چنہ کھار گواہ :سراج الحق ہوڈری

وصیت نمبر:20983 مَیں محمد اسد اللہ سلطان غوری ولد مکرم محمد نعمت اللہ انور غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد غیر نہیں ہے۔والد صاحب مرحوم کی جائیداد ہے جو تین بھائیوں اور ایک بہن میں مشترک ہے جب کبھی تقسیم عمل میں آئے گی دفتر کو اطلاع کردی جائے گی۔مشترکہ جائیداد کی تفصیل اس طرح ہے۔ایک عدد رہائشی مکان محلہ احمدیہ یادگیر میں جس کی قیمت ایک لاکھ اٹھاسی ہزار چارسو روپے ہے۔اک عدد گودام قیمت سات لاکھ پینسٹھ ہزار چارسو پچاس روپے۔کارخانہ سات لاکھ سڑسٹھ ہزار پانچ سو پندرہ روپے۔۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/6000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد رفعت اللہ غوری العبد:محمد اسد اللہ سلطان غوری گواہ :محمود احمد گلبرگی

وصیت نمبر:20984 مَیں نصرت بیگم زوجہ مکرم محمود حسین چنہ کھار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.09.1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ::حق مہر پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی:: ہار وزن دو تولہ قیمت چھبیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت 1.2.09 سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری الامۃ:نصرت بیگم گواہ :سراج الحق ہوڈری

وصیت نمبر:20985 مَیں زبیر احمد باجوہ ولد مکرم محمد موسیٰ باجوہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.09.1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4042 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ارشد مجید العبد:زبیر احمد باجوہ گواہ :ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر:20986 مَیں حوبیا تسنیم بنت مکرم ابرار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن راٹھ ڈاکخانہ کوٹ بازار ضلع حمیر پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.08.7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ::زیور طلائی پانچ گرام قیمت چھ ہزار پانچ سو روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت 1.2.09 سے نافذ کی جائے۔

گواہ :اعجاز احمد حارث الامۃ:حوبیا تسنیم گواہ :محبوب حسن معلم

وصیت نمبر:20987 مَیں سہیل سی جی ولد مکرم عبد السلام صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.09.5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور

ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے ایم ناصر احمد　　　العبد: سہیل سی جی　　　گواہ : انس رحمن سی

وصیت نمبر: 20988 میں نشاۃ Mukrintakam زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن یواے ای بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.2.09 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شمس الدین کے سی　　　الامۃ: نشاۃ Mukrintakam　　　گواہ : وسیع احمد سراج

وصیت نمبر: 20989 میں صدیقہ Chovvakkarantash زوجہ مکرم عبدالواحد بتیری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی صوبہ یواے ای بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد:: زیورات طلائی کل وزن 560 گرام قیمت -/56000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 100 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.2.09 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالواحد　　　الامۃ: صدیقہ　　　گواہ : شمس الدین

وصیت نمبر: 20990 میں نوشاد ٹی حمزہ ولد مکرم ٹی حمزہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی صوبہ یواے ای بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.08 .1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مرزا وسیم احمد بیگ　　　العبد: نوشاد ٹی حمزہ　　　گواہ : سی احمد علی

Samad　　Mob:9845828696

XPORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

Prop.: Zahoor Ahmad　　Cell : 94484 22334

HOTEL
HILL VIEW

Hill Road, Madikari - 571201 Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com

man. Allah is the Grower in both cases. Similarly, Allah appoints the Prophet directly and appoints the Khalifa indirectly and there is no difference between the two appointments. The difference may be in the mission of the Prophet and that of the Khalifa. The Prophet is to lay the foundation for establishing the community of the believers. The Khalifa is to build upon this foundation and to spread the community of believers in the world. It is like building an awesome structure: The prophet lays the foundation, the first Khalifa build the first floor, the second Khalifa builds the second floor and so on until the building reaches high in the sky and becomes like a blessed tree; its roots are firmly established in the earth and its branches reach into the heaven, it brings forth its fruits at all times by the command of its Lord.

Understanding this will enable us to understand the Friday Sermon in which Hazrat Khalifatul Masih IV has spoken on `The Rope of Allah' (dated November 23, 1990). When we understand this then all of us, together, should hold fast to that `Rope of Allah'. In that Rope of Allah is our salvation. In that Rope of Allah is our success. In that Rope of Allah is our progress and protection. We receive all bounties and blessings from Allah through holding fast to that Rope of Allah.

A Great Man

Once I asked Chaudhry Muhamed Zafrulla Khan a question. I said, "Chaudhry Sahib, through all your life you have been very successful and Allah has blessed you so much. Would you tell me why?" Without any hesitation to think about an answer, he said: "Because through all my life, I was obedient to Khilafat."

What a great answer by a great man!

May Allah enable us to continue to benefit from the blessings of Khilafat. May He enable us to understand this great and magnificent institution. May He enable us, all together, to hold fast to that Rope of Allah, so that His blessings may continue to be showered upon us all the time. Ameen! (source alislam,org)

"AND ALLAH KNOWS YOUR ENIMIES FULL WEL. AND SUFFICIENT IS ALLAH AS A FRIEND, AND SUFFICIENT IS ALLAH AS A HELPER."

(The Holy Qur'an Chapter 4 Al-Nisa Verse 46)

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

Ahmadis are to be blessed with this institution of Khilafat. The joy they feel and the happiness they experience is unparalleled as this institution was re-established once again for them and will continue to be established, Insha' Allah, till the day of Judgment.

One Last Question

Before I close I must address one last question that may arise in some minds. If a Khalifa is protected against committing mistakes against the Shariat intentionally then why in the pledge of Khuddam and also in the Bai'at form, a person will pledge to obey the Khalifa in `every good thing'? Does this mean, or imply, that the Khalifa may give instructions that are not good, i.e., are against the commandments of Allah; and it would be up to the individual that if or when he feels that such instructions were not good then he would be under no obligation to obey them?

The fact is that this expression `to obey in every thing good' was used by the Holy Prophet (S.A.W.) in the first Bai'at taken with a few men and women from Medina. The holy Quran also, in the context of Ayatul Istikhlaf, says in one of the seven verse recited at the beginning of the meeting:

Say, Swear not. What is required is actual obedience in what is good. (24: 54)

Thus to obey Allah in what is good, to obey the Prophet in what is good or to obey the Khalifa in what is good does not imply at all that either Allah, the Prophet or the Khalifa may direct you to do what is not good. NO! It means that whatever instructions you receive from Allah, from the Prophet or from the Khalifa are good for you and when you obey, you will always be obeying and following what is good. Nothing but goodness will emanate from Allah, the Prophet and the Khalifa. Thus obedience will always be in what is good. The believers, thus, are assured by this statement `to obey in what is good' that every command coming from Allah, every instruction coming from the Holy Prophet (S.A.W.) and every direction coming from the Khalifa is only good and nothing but good. Thus, all what you are required to obey emanating from Allah, or from the person appointed by Allah, being a Prophet or a Khalifa, is good. Thus it is a statement of assurance to the believers that everything directed to them which requires obedience is only good.

This also adds to the greatness of the institution of Khilafat. What a great blessing to know that every order and direction a believer may receive from his Khalifa is good. The Promised Messiah (A.S.) has rightfully named the institution of Khilafat Qudrat-e-Sania, i.e., the Second manifestation. The First Manifestation is manifested through the appointment of the Prophet. The Second Manifestation is manifested through the appointment of the Khalifa. There is NO difference; no difference whatsoever. Except one being done directly by Allah and the other is being done through whom Allah uses to manifest His Will. One is done through the attribute of Rahman and the other is done through the Rahim attribute.

Many of us have visited the area known as `Thousand Islands' and may have seen there trees grown in an area where nobody can reach. These trees are not planted by a human hand. They grew though the rocks or on very small islands where no man can live or even can stand let alone be able to plant a tree. These trees are planted by God without the intervention of man.

Other trees are also there which are planted by

once. Thus a Prophet can make such a mistake and a Khalifa can also make such a mistake. But, in both cases, the mistake will be corrected immediately. If, theoretically speaking, no one detected a mistake committed by a Prophet or a Khalifa related to the welfare and progress of the community, then Allah, Who appointed that Prophet and that Khalifa, will take it upon Himself to correct the consequences of such a mistake, and the ultimate outcome will be the enhancement and the betterment of the affairs of the community.

Mistakes Related To Shariat Affairs

Let us now consider the third type of mistakes, i.e., mistakes committed against the Shariat or the divine Law. We all know that according to the Shariat, the obligatory five daily prayers are: the Morning Prayer consisting of two Raka'at, the Zuhr Prayer consisting of four Raka'at, the Asr prayer consisting of four Raka'at, the Maghrib Prayer consisting of three Raka'at and the Isha Prayer consisting of four Raka'at.

This is how the Holy Prophet (S.A.W.), the person appointed by God for the purpose of establishing the Shariat has taught the people to offer prayers. They learned the Shariat from him. Yet, once he was leading Zuhr Prayer and instead of offering four Raka'at he offered only two. Then the Muslims asked him whether the prayers have been shortened. Realizing that he had made a mistake, he completed the other two Raka'at.

Such a mistake related to Shariat matters can be committed by a Prophet or a Khalifa alike but such a mistake is based only upon forgetfulness. A human being can forget. A Prophet and a Khalifa are human beings and both can forget. But such a mistake is rectified immediately. Any mistake related to the Shariat affairs can never be made by intention, whether by a Prophet or by a Khalifa.

We frequently hear the expression that a Prophet is Ma'soom (protected by God against sin). This protection is not something conferred on the Prophet beyond his will. It emanates from him as a natural consequence of his obedience to God. He is aware all the time of the presence of Allah and of his obligations towards Him. This state of continuous awareness of God's presence makes him Ma'soom or divinely protected. How can he intentionally make mistake by disobeying God's commandments? It is impossible!

Similarly, the Khalifa is the person appointed by God. He is the man who is supposed to be the leader of the righteous. He is the most righteous man on earth, and on his shoulders lies the burden of leading the community towards higher and higher level of righteousness. how can it be possible that such a man will intentionally make a mistake by disobeying God? It is impossible! When Allah appoints a person for the purpose of safeguarding the spiritual welfare of a community, then how can anyone expect that person to go against the Shariat and disobey God intentionally? Never! It is absolutely impossible.

There is no difference, in this regard, between a Prophet and a Khalifa. No difference whatsoever. All the mistakes which a Prophet is susceptible to make, also a Khalifa is susceptible to make. There is NO difference whatsoever.

When we realize this concept, then we will be bale to realize the importance, the magnificence and the greatness of the institution of Khilafat. It is nothing less than a continuation of the blessings of prophethood. How fortunate

community of believers is established, Allah wanted to confer this honour upon them by inviting them to participate n the process of appointing the Khalifa. Though the ultimate choice is His, yet they are blessed to take part in the process. Allah could gave chosen to appoint the Khalifa in the same way He appoints the Prophet. No one will participate. The community of believers could have been completely ignored in the process. But it is for the love of Allah to His Community that He invites them to take part. It is through their lips and through their show of hands that the Will of Allah manifests itself and a new Khalifa is appointed by Him to continue to lead the Community of the righteous.

This great honour involves a warning also, that if the standard of righteousness falls below that required by Allah, or if the Community of the believers fail to demonstrate utmost obedience to their Khalifa, then this blessing and honour may be withdrawn and man may find himself alone, without Allah at his side, making the right and proper choice for him.

The Second Aspect

The second aspect of the topic is related to what kind of mistakes a Khalifa is susceptible to make. Mistakes can be divided into three categories: Mistakes related to worldly affairs; mistakes related to management of the community affairs; and mistakes related to the Shariat's (the divine law) affairs.

Mistakes Related To Worldly Affairs

Since a Prophet and a Khalifa are both appointed by God, then both are susceptible to make the same kinds of mistakes. Let us see what kind of mistakes the Holy Prophet (S.A.W.) was susceptible to make. We all know how one the Holy Prophet (S.A.W.) was walking and saw some people crossing their date trees. He asked them why they did it this way and not that way. When he left them, they thought that he was directing them to do the crossing the other way so they did it as he suggested. Next year he crop was not so good. They went and complained to the Holy Prophet (S.A.W.) that the other way he suggested was not good. He told them that they should have known better their own worldly affairs.

In other words, a Prophet is not supposed to be am expert in each and every worldly affair. This is not his mission. A Khalifa also cannot be a scientist, an engineer, an architect or a computer expert. It is not his responsibility. So as a Prophet can make a mistake related to worldly affairs, a Khalifa can also make such a mistake. There is no difference between a Khalifa and a Prophet in this type of mistakes.

Mistakes Related To Community Affairs

Let us now consider the second type of mistakes; i.e., mistakes related to the welfare of the community. Once, the Holy Prophet (S.A.W.) was preparing for the first battle, the Battle of Badr. He, being the Commander-In-Chief, led the army and chose an area for the army to camp in preparation for the confrontation with the army of the enemy. His choice was wrong. It was not in the interest of his army to camp in that particular area. One of his followers suggested to camp near the water and the Holy Prophet (S.A.W.) agreed. The army moved to the other place and camped near the water.

Bear in mind that this was the Holy Prophet (S.A.W.), he was appointed directly by God, he was the military leader, but he made a mistake which is considered to be a tactical mistake. One of his followers suggested the correct action and the correct action was adopted at

had given the glad tidings that they belonged to Paradise.

In the Renaissance of Islam, after the advent of the Promised Messiah, the Second Khalifa, Hazrat Musleh Mawood (R.A. - may Allah be pleased with him), appointed am Electoral School consisting of the Disciples and family of the Promised Messiah (A.S.), those who were holding the highest offices in the community as Nazirs, those who have dedicated their lives to serve the community and have served outside of Pakistan for at least three years; and those who have been elected as National Presidents of the Jamaat in their respective countries.

They all get together, they must get together where the Khalifa has passed away. One cannot send his vote from Canada or the United States. One must go there because there he will be in the company of the righteous. There he will see the effect of the death of the Khalifa and will experience the agony and the grief of the separation which will bring him closer to Allah. There he will participate in the Du'aa (supplication). All his time will be dedicated to renew, purify and strengthen his relationship with Allah. He will pray and pray and pray: `O Allah! Guide me and tell me whom You want to appoint as Khalifa'.

All hose who participate in the election process may not necessarily be on the highest level of righteousness. Not each and every individual participating has necessarily established a relationship with Allah. Besides, a person may be on a high level of righteousness but Allah may not elect to communicate with him. Allah does not have to communicate with each and every individual but He communicates with the majority of them. If the majority is not righteous, then it cannot be a righteous community. And if it is not a righteous community, then Allah is not there.

Who Makes The Choice?

Those people ask Allah whom He wanted to appoint. The majority among them will receive guidance from Allah relating to a certain person, so they cast their votes, and that person is appointed. By whom? By Allah!

Let us consider this example: If you have a plate containing an orange, a banana, an apple and a pear. Someone told you to select a fruit from that plate for your father. You could have made your own selection and presented it to your father, but instead you went to your father and asked him: `Father, which fruit do you want?' The father said: `I want the apple.' Thus, you went and picked up the apple and presented it to him. Who then made the choice? Is it you who picked it up? No! It is your father who made the choice.

The same is the case with the election of the Khalifa. Not with the election of Mr. Bush. Not with the election of Hitler. Not with the election of any other person. It is ONLY with the election of the Khalifa. It is the election which is based on righteousness and that righteousness is based on the relationship between the righteous people and their Creator. So, it is Him Who makes the choice and it is Him Who appoints the Khalifa.

A Great Honour ... And A Warning

It may be pointed out here that Allah has bestowed a great honour on the believers by allowing them to participate in the process of appointing the Khalifa. In case of appointing a Prophet, the believers do not yet exist, so God appoints the Prophet on His own, directly, without participation from anyone. But once the

go to Allah, throw themselves at His threshold and plead with Him: `O Allah! Help us, guide us to select the person whom You want to appoint as our Khalifa'.

Who Cast Their Votes?

Allah out of His Rahim attribute, manifests this blessing again. He guides the believers and informs them to elect the person whom he wants to appoint. They only cast their votes for that person. Who are those who cast their votes? It is not you and me. It is not anyone and everyone. It is not the majority. It is not everyone who is 16 or 18 years of age and a citizen of a particular country. No! The system of appointing the Khalifa is different from that of Western democracy.

The believers pray that Allah may appoint for them an Imam of the righteous. An Imam of the righteous is THE most righteous person who is fit to be a leader, and it is only the righteous who have the right to cast their votes. It is only the righteous people who would go to Allah and ask Him to guide them and to tell them whom He wanted to appoint. These people must have attained to a high level of righteousness that a relationship between them and God has already been established, that they will ask Allah's guidance and Allah will answer their prayers and communicate to them His Will of appointing a particular person, the Imam of the righteous. Then they will cast their votes for him.

No Righteousness, No Khilafat

If this righteousness is not there, the whole system collapses. Without righteousness, Allah does not participate and it is entirely up to the people to choose whomsoever they please according to the majority of vote. Thus everyone elected by people is not automatically appointed by God. A person has to be elected according to the system of God in order to be appointed by God. If a person who is the most righteous is elected to be the leader of the righteous, and only the righteous did cast their votes, then that person is appointed by God.

The election of Mr. Bush and Mr. Mulroney and the other leaders of the world does not satisfy these conditions and accordingly they cannot be appointed by Allah. Yes, they may have been democratically elected but not divinely appointed. In fact, Hitler was democratically elected. He came to power through democratic election. It was not a rigged or phony election as usually happens in the Third World countries. It was genuine, clean, true, democratic election. But it was not done according to the system of Allah. Righteousness was not here. And when righteousness is not there, then Allah is not there also.

The Electoral School

The whole matter, then, depends on Taqwa, righteousness. If there is no Taqwa Allah is not there. Here, another question may arise: Who are those people who elect the Khalifa and how can we ensure that they have attained such a high level of Taqwa? For this purpose, an Electoral School is established to elect the Khalifa. There is no fixed number for those who participate in the election process. The only condition is that they must be on a high level of righteousness.

When the Holy Prophet (S.A.W.) passed away, the leaders of the Muslim community agreed together to take Hazrat Abu Bakr as the First Khalifa. He himself, being the most righteous, appointed the Second Khalifa. Before his death, the Second Khalifa appointed an Electoral School comprising of six of the leaders of the community to whom the Holy Prophet (S.A.W.)

The Khalifa is appointed by God

(Mostafa Sabet)

(Part 2)

The Process Of Selecting The Khalifa

A question may arise in our minds here: A Khalifa is elected by people, but how do we know really that he is ALSO appointed by God? The answer to this question comes also from the Holy Quran where we are directed to pray for ourselves, our children, our wives and also we are directed to pray that Allah may appoint us an Imam or a leader of the righteous. The Holy Quran says:

"... and make us Imam for the righteous" (25:75)

The question is: Does Allah hear this prayer? Of course He does. As long as we are true believers and are obedient.

When a Khalifa passes away, his death brings a great shock to the Community of believers. A death in the family is a great shock. A death of a father is a great shock to his children. Similarly, the death of the spiritual father is a great shock to his spiritual children. Everyone becomes fearful and apprehensive whether Allah will continue to manifest Himself towards them through this blessed institution of Khilafat or not. They become so much grieved and agitated. They question themselves whether they have been obedient to Khilafat or they have gone astray. They turn to Allah. They pray fervently to Him. They repent of all their sins and seek Allah's forgiveness and beseech Him to guide them. They ask Him: `O Allah! Guide us to choose the person whom You want to appoint'.

The appointment of the Khalifa thus is not their action. It is Allah's action. They are only instruments in manifesting God's will. They only cast their votes. As the grower, the farmer who grows crops, only throws the seeds but Allah is the real Grower. As those who participated in the battles against the aggressor Meccans, only did the fighting, but it was the punishment of Allah which was manifested at their hands.

So, the believers pray: `O Allah! Give us guidance. Tell us, whom You want to appoint, and we, in obedience to You, we shall cast our votes for him'.

The Purpose of Religion

Here we have to ask the question: What is the purpose of religion? It is not only to make good people and to live in a peaceful and harmonious environment. The main purpose of religion is to bring man in contact with God. It is to establish a relationship between man and his Creator. This is simply the object of religion. If that object does not materialize, then there is no need for such a religion. It is indeed a dead religion which does not bring man in contact with God. Islam is the living religion and through Islam alone can man establish a relationship with God.

This relationship dictates that when man is in difficulty and calls upon God to help him out, when man is in trouble, when man really needs guidance from Allah, then Allah would turn to him, hear his cries, accept his prayers and grant him guidance.

What is more troublesome than the death of a spiritual father, the death of the leader of the Community, the death of the Imam of the righteous? That most righteous person who was leading the Jamaat has passed away and the Community is without a leader. It is like a body without a head. What do the believers do? They

مورخہ 27 مئی 2010ء کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے پورے شہر میں ایک مثالی وقارِ عمل کیا گیا۔ وقارِ عمل شروع کرنے سے پہلے محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماع دعا کرواتے ہوئے۔

اس موقع پر محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت اور
محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مزارِ مبارک پر وقارِ عمل کرتے ہوئے

خدام الاحمدیہ قادیان کے بعض ارکان اس مثالی وقارِ عمل کے دوران
وائٹ ایوینیو میں وقارِ عمل کرتے ہوئے

ماہِ اپریل میں مجلس خدام الاحمدیہ کانپور کے خدام و اطفال نے مسجد احمدیہ میں وقارِ عمل کیا۔
اس موقع پر لی گئی ایک گروپ فوٹو

ماہِ مارچ 2010ء میں صوبہ جھارکھنڈ میں بمقام موسیٰ بنی مائنز جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا
انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر اسٹیج کا ایک منظر

اس جلسہ کے موقع پر محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ قادیان
پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/10

Vol : 29
Monthly

June-July 2010

Issue No. 6-7

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

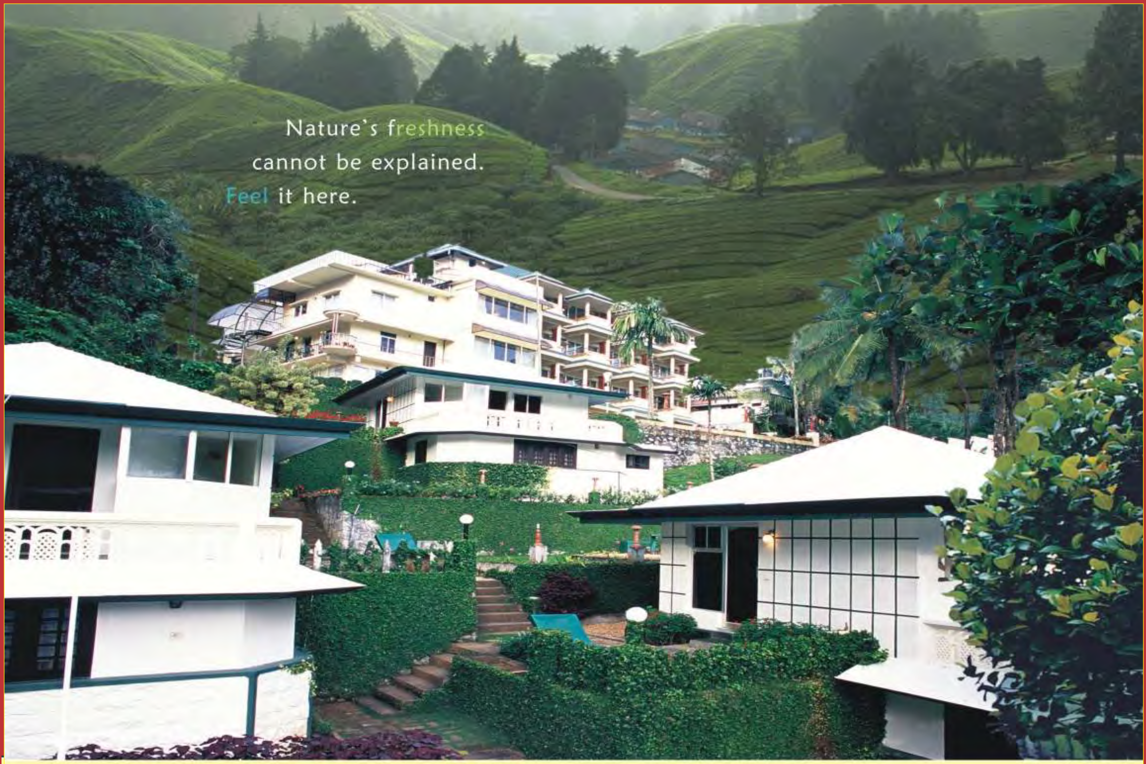

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange